عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوۃ
انٹرنیشنل
جلد نمبر ۱۰ ـ شمارہ نمبر ۵
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

امام مظلوم شہید مدینہ
امیر المؤمنین خلیفہ سوم
حضرت سیدنا
عثمان غنی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بلغاریہ میں مسلمانوں کی حالت زار

مسلم عدل گستری

ناہید
چٹان سے زیادہ مضبوط ایمان والی لڑکی

روسی افسروں نے اسے رقص کیلئے کہا اور لالچ دی
مگر اس نے کہا میں اسلام کی بیٹی ہوں رقص نہیں کرونگی
آخر روسی افسر تشدد پر اتر آئے اور اس نے یہ کہتے ہوئے
جام شہادت نوش کر لیا۔

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

اسلامی معاشرہ میں خواتین کا کردار

حضرت مولانا
قاضی شمس الدین نقشبندی
اللہ کو پیارے ہو گئے۔

فتنۂ قادیانیت تازہ بہ تازہ نو بہ نو

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی رقم مسلمانوں کو مرتد بنانے میں استعمال ہو؟

اس کا جواب یقیناً نفی میں ہے

تمام غیرتمند مسلمانوں سے ایک سوال

لیکن

اس کے باوجود آپ کی
لاعلمی اور بے توجہی کی وجہ سے
آپ کی رقم سے
مسلمانوں کو
مرتد بنایا جارہا ہے

وہ کیسے؟

آپ میں سے بعض لوگ
قادیانیوں سے خرید و فروخت
کرتے ہیں قادیانی تجارتی ادارے
سے لین دین کرتے ہیں اور
قادیانی کارخانوں کی مصنوعات
استعمال کرتے ہیں

کیا آپ جانتے ہیں؟

اسی خرید و فروخت لین دین کے ذریعے
قادیانی جو منافع کماتے ہیں اسی منافع یعنی
ماہانہ آمدنی کا ایک کثیر حصہ
اپنے مرکز ربوہ میں
جمع کراتے ہیں

جس کے نتیجہ میں

وہی رقم جو آپ سے کمائی جاتی ہے وہ آپ ہی
کے خلاف استعمال ہوتی ہے یعنی
مسلمانوں کو اسی رقم سے مرتد بنایا جاتا ہے

اگر آپ

قادیانیوں کے ساتھ کاروبار
و تجارت کرتے ہیں تو گویا آپ
ارتدادی کام میں بالواسطہ حصہ لے رہے ہیں
اور ان کا ساتھ دے رہے ہیں

یاد رکھیے

- آپ ہی کی رقم سے قادیانی اپنی ارتدادی تبلیغ کرتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے قادیانیوں کے تحریف شدہ قرآنی تراجم چھپتے اور تقسیم ہوتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے ان کے پریس چلتے ہیں
- آپ ہی کے بل بوتے قادیانی مرکز "ربوہ" آباد ہے
- آپ ہی کی رقم سے قادیانی مبلغین اپنی ارتدادی تبلیغ کیلئے اندرون و بیرون ملک سفر کرتے ہیں

گویا قادیانیوں کی ہر حرکت میں
براہ راست نہیں تو بالواسطہ آپ بھی شریک ہیں

لہٰذا

تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے قادیانیوں کے ساتھ مکمل سوشل بائیکاٹ کریں اور ان کے ساتھ لین دین، خرید و فروخت مکمل طور پر بند کردیں اور اپنے احباب کو بھی قادیانیوں سے بائیکاٹ کی ترغیب دیں۔

نوٹ: قادیانی خلیفہ مسلمانوں کو مرتد بنانے کیلئے کروڑوں روپیہ ہر سال خرچ کرتا ہے

مرکزی دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ
ملتان (پاکستان) فون: ۴۰۹۷۸

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

۲۲ تا ۲۸ ذی الحجہ ۱۴۱۱ھ مطابق ۵ تا ۱۱ جولائی ۱۹۹۱ء | جلد نمبر ۱۰ | شمارہ نمبر ۵

مدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱	نعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم	۴
۲	آہ! مولانا شمس الدین درویش	۵
۳	حضرت امیر شریعت کی اہلیہ محترمہ کا انتقال پرملال	۶
۴	آہ! میری والدہ محترمہ	۷
۵	حضرت عثمان غنی ذوالنورینؓ	۸
۶	مضبوط ایمان والی لڑکی ناہید	۱۱
۷	اسلام اور تعلیم	۱۳
۸	غیبت، چغل خوری (قسط وار)	۱۴
۹	مسلم عدل گستری	۱۶
۱۰	اسلامی معاشرہ میں خواتین کا کردار	۱۸
۱۱	بلغاریہ میں مسلمانوں کی حالت	۱۹
۱۲	قادیانی تازہ بہ تازہ نو بہ نو	۲۱
۱۳	قادیانیوں کو احمدی کہنا کفر ہے	۲۲
۱۴	اخبار ختم نبوت	۲۴
۱۵	غزلیات	۲۵

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۴ نیو ٹاؤن کراچی

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

سرکولیشن منیجر

محمد انور

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
قانونی مشیر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ ۔ پاکستان
فون نمبر 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۳۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ

بیرون ممالک سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک یا ڈرافٹ بنام "ہفت روزہ ختم نبوت"
الائیڈ بنک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۴۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

نعت نبی کریم

علیہ التحیۃ والتسلیم

دل میں بسی ہیں، شہرِ پیمبرؐ کی رونقیں
نورِ ازل کے نور بھرے گھر کی رونقیں

میری نظر میں آج بھی ہے رحمتوں کا باب
ہے دِل کی خلوتوں میں اُسی در کی رونقیں

جب بھی درِ رسولؐ پہ حاضر ہوا ہوں میں!
بڑھتی گئی ہیں میرے مقدر کی رونقیں

اُنؐ کی نوازشات کا کیا تذکرہ کروں!
دیکھی ہیں خواب میں رُخِ انورؐ کی رونقیں

دلدادہ جمال کی کیفیتیں نہ پوچھ!
طیبہ میں دیکھتا ہے گُلِ تر کی رونقیں

دُنیائے ہست و بُود کی تیرہ شبی میں دیکھ!
نورِ خُدا کے آخری مظہر کی رونقیں

اخگر جمالِ گنبدِ خضرا نظر میں ہے!
یاد آ رہی ہیں روضۂ اطہر کی رونقیں

جناب اخگر سرحدی، سرگودھا

آہ! حضرت مولانا قاضی شمس الدّین درویش رحمۃ اللہ علیہ

ہم نے امریکی قونصلیٹ کی ربوہ آمد، قادیانی لیڈروں سے چار گھنٹے تک خفیہ مذاکرات
اور مرزا طاہر کے بیان پر اداریہ لکھا تھا اب وہ اداریہ آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمایئے۔

حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب درویش ہری پور گزشتہ ۳ جون کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ضلع ہزارہ حال ہزارہ ڈویژن کی سرزمین کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس سرزمین پر بڑی بڑی قیمتی ہستیوں نے جنم لیا۔ محدث عصر حضرت مولانا رسول خان صاحبؒ ، ابطل حریت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزارویؒ ، ضیغم اسلام حضرت مولانا عبدالحنان صاحب ہزارویؒ ، حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب ایبٹ آبادی، حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب اور حضرت مولانا عبدالحکیم (آف راولپنڈی) کے علاوہ بہت سی شخصیات گذری ہیں۔ اور آج بھی ہیں۔ انہی شخصیات کی وجہ سے ہزارہ دینی اور سیاسی تحریکوں کا مرکز رہا ہے۔

حسن ابدال سے ہری پور کی طرف جائیں تو وہاں صرف چند کلومیٹر پر موضع درویش واقع ہے۔ حضرت قاضی صاحب کا تعلق اسی موضع سے ہے۔ لیکن یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ درویش حضرت قاضی صاحب کے نام کا جزو بن گیا۔ واقعی وہ ایک درویش اور انتہائی سادگی پسند عالم دین تھے۔ اور ان کی سادگی اور درویشی دیکھ کر انہیں کوئی شخص عالم دین تصور نہیں کرتا تھا۔ آپ دارالعلوم دیوبند کے فاضل تھے اور آپ کا روحانی تعلق شیخ المشائخ امام الاولیاء حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب نقشبندی مجددی خانقاہ سراجیہ شریف کندیاں ضلع میانوالی سے تھا۔ بلکہ آپ ان کے خلیفہ مجاز ہونے کے علاوہ ولایت کے بلند منصب پر فائز تھے۔ لیکن انہوں نے اپنے اس منصب کو عام وخاص سب سے چھپا کر رکھا۔ اگر یہ کہیں کہ وہ گودڑی میں چھپے ہوئے لعل تھے تو غلط نہ ہوگا۔

آپ بلند پایہ اہل قلم تھے۔ شاعری سے بھی شغف تھا۔ جس موضوع پر بھی لکھتے بلاتکلف لکھتے تھے۔ راقم الحروف (ندیم) کا مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ رحمۃ اللہ علیہ سے انتہائی قریبی تعلق رہا ہے۔ وہ احقر پر بہت زیادہ مہربان تھے بلکہ یوں کہیے تو صحافت میں میرے استاد تھے۔ حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مولانا کے مرحوم کے رفیق خاص اور انتہائی رازدان تھے۔ باطل کے خلاف جہاد ہو یا میدان سیاست وہ ان کے شانہ بشانہ رہتے تھے۔ تمام تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ قیام پاکستان سے پہلے بھی اور بعد میں بھی وہ کبھی پیچھے نہیں رہے۔ خصوصاً فتنہ مرزائیت کے خلاف حضرت قاضی صاحب نے مولانا ہزارویؒ کے ساتھ بہت زیادہ کام کیا ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی میں قادیانیوں کے تیسرے پیشوا مرزا ناصر نے اسمبلی میں محضر نامہ پیش کیا حضرت ہزارویؒ نے اس کا جواب لکھنا تھا۔ اور قادیانیوں کی کتابوں کی اشد ضرورت تھی حضرت قاضی صاحب کے پاس جتنی کتابیں تھیں وہ ہری پور جاکر لا رکھے اور حضرت ہزاروی کی خدمت میں پیش کر دیں اور جواب تیار کرنے میں حضرت قاضی صاحب نے بھی حصہ لیا۔ (جواب محضر نامہ تیار کرنے میں احقر کے علاوہ برادرم حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب ہزاروی جو ہڑیال راولپنڈی بھی شب و روز معاون رہے اللہ تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرمائے آمین) یہی وجہ ہے کہ ادھر مرزا ناصر اور لاہوری پارٹی کے صدرالدین کا محضر نامہ ختم ہوا دوسری طرف مولانا ہزارویؒ نے جواب محضر نامہ داخل کر دیا۔ اور مولانا عبدالحکیم صاحب نے اسے حرف بہ حرف پڑھ کر سنایا۔ (جبکہ ملت اسلامیہ کا موقف جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ترتیب دلوایا مفتی اعظم قائد جمعیۃ علماء اسلام مولانا مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھ کر سنایا۔)

بہرحال قادیانیوں کے خلاف جواب محضر نامہ تیار کرنے میں حضرت قاضی نے بھرپور حصہ لیا۔ حضرت ہزارویؒ سے تعلق کی بنا پر احقر کو حضرت قاضی صاحبؒ کی بھی خصوصی شفقت حاصل رہی۔

ہماری محبوب جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے بھی حضرت قاضی صاحبؒ کا خصوصی تعلق تھا۔ غالباً گذشتہ سال کی بات ہے کہ ایک نایاب کتاب ”کلمۂ فضل

رحمانی'' د جو رد قادیانیت پر ہے) کا اشتہار برادرم مناظر ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے ہفت روزہ ختم نبوت میں دیا۔ حضرت قاضی صاحبؒ نے نہ صرف وہ کتاب عطا فرمائی بلکہ اور بھی تبلیغی کتابیں دیں۔ امیر مرکزیہ مرشد العلماء حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ جب بھی اس علاقے میں تشریف لے جاتے تو باوجود بڑھاپے کے دورے میں ساتھ رہتے اور مجلس میں نہایت ہی ادب و احترام کے ساتھ بیٹھتے۔

الغرض حضرت قاضی صاحب بہت بڑے عالم دین اور ایک ولی کامل تھے۔ ان کا انتقال موت العالم موت العالم کا مصداق ہے اور ان کے بچھڑنے سے ایک بہت بڑا خلا پیدا ہوگیا ہے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ انکی دینی اصلاحی اور قومی خدمات کو قبول فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند فرماتے ہوئے جنت الفردوس جگہ عطا فرمائے اور ان کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

ادارہ ختم نبوت ان کے جملہ پسماندگان، حلقہ احباب اور عقیدت مندوں کے ساتھ اس سانحہ کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ ادارہ اپنے جملہ قارئین اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں اور کارکنوں سے قرآن خوانی کے بعد دعائے مغفرت کی درخواست کرتا ہے۔

حضرت امیر شریعتؒ کی اہلیہ محترمہ کا انتقال پُرملال

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے کروڑوں عقیدت مندوں میں یہ خبر انتہائی افسوس کے ساتھ پڑھی جائے گی کہ آپ کی اہلیہ محترمہ گذشتہ ۶ جون کو دار بنی ہاشم ملتان میں انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت امیر شریعتؒ کی تمام زندگی فرنگی سامراج اس کے خود کاشتہ پودے مرزا قادیانی کے برپا کردہ فتنہ قادیانیت کے خلاف جہاد تا اسلام کی تبلیغ اور جیل یا ریل میں گذر گئی۔ ایسا عرصہ کسی خاتون کے لیے بڑا صبر آزما ہوتا ہے۔ حضرت امیر شریعتؒ چاہتے تو بہت بڑے جاگیردار بن سکتے تھے۔ لیکن ان کی زندگی فقر و فاقہ میں بسر ہوئی اور کوئی جائداد نہ بنائی۔ جنازہ اٹھا تو وہ بھی کرائے کے مکان سے۔ ایسے میں آپؒ کی اہلیہ محترمہ نے آپ کا ساتھ دیا اور آپ کی رفاقت کا زمانہ انتہائی صبر اور شکر کے ساتھ گزارا۔ مرحومہ ''اماں جی'' کے نام سے معروف تھیں۔ ان کا سانحہ ارتحال جہاں ان کے صاحبزادگان ادیب و خطیب العصر حضرت مولانا ابوذر سید عطاء المنعم شاہ صاحب بخاری دامت برکاتہم، حضرت مولانا سید عطاء المحسن شاہ صاحب بخاری، مولانا سید عطاء المہیمن شاہ صاحب بخاری، مولانا سید عطاء المؤمن شاہ صاحب بخاری اور ان کے پسماندگان کے لیے ہی نہیں بلکہ ہم سب کے لیے ایک عظیم صدمہ ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرماتے ہوئے جنت الفردوس مرحمت فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر کی توفیق بخشے۔ آمین۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی قائدین حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر صاحب، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، الحاج مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب، حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب، مرکزی ناظم دفتر جمعو خان صاحب، مولانا منظور احمد الحسینی صاحب، حافظ محمد حنیف ندیم اور جملہ مبلغین نے دلی صدمہ کا اظہار کیا اور مرحومہ کے لیے دعائے مغفرت کی۔

ادارہ ہفت روزہ ختم نبوت ان کے صاحبزادگان اور تمام پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے اور قارئین سے قرآن خوانی کے بعد ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کی درخواست کرتا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کی طرف سے دفتر میں ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں عہدیداران و ارکان دفتر مولانا محمد انور فاروقی، محمد انور رانا، مولانا ریاض الحق، جناب محمد امین صاحب، مشکور نقوی صاحب، جناب عمران صاحب، انچارج شعبہ کتب ختم نبوت خوشی محمد ارشد، سلطان احمد صدیقی خطیب جامع مسجد باب الرحمت مولانا مقبول احمد، جناب محمد شبیر خان جدون، جناب میاں اللہ وارث صاحب اور دیگر حضرات نے شرکت کی قرآن خوانی کے بعد مرحومہ کی خدمات کو سراہا اور دعائے مغفرت کی۔

ریلوے کا حادثہ تخریب کاری ہے۔ تخریب کار کون؟

گذشتہ دنوں گھوٹکی ریلوے اسٹیشن پر ریلوے کا زبردست حادثہ ہوا جس میں سینکڑوں قیمتی جانیں چلی گئیں۔ اور زخمی ہوگئیں۔ اخبارات میں بعض رہنماؤں کی جانب سے اسے تخریب کاری قرار دیا جارہا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ تخریب کار کون ہے؟ اس سلسلے میں جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی راہنماؤں کا بیان ملاحظہ کیجئے

'' جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی نائب صدر مولانا غلام قادر پنہور، صوبہ سندھ کے امیر مولانا عبدالصمد ہالیجوی اور عبدالستار مغل نے تعلقہ ہسپتال گھوٹکی

جا کر تیز گام کے حادثے میں زخمی ہونے والوں کی عیادت کی اور جے یو آئی اور جے ٹی آئی کے کارکنوں کو امدادی کاموں میں بھرپور شرکت کی ہدایت کی۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ گذشتہ سال سانگلہ ریلوے اسٹیشن پر ہونے والے حادثے میں ایک قادیانی ملوث تھا۔ اور ہم نے حکومت سے مطالبہ کیا تھا کہ اسے گرفتار کر کے سر عام سزا دی جائے ورنہ ایسے مزید حادثے ہو سکتے ہیں۔" (روزنامہ جنگ کراچی ۱۲ جون ۱۹۹۱ء)

ہم نے بھی سانگلہ ریلوے اسٹیشن پر حادثے میں قادیانیوں کو ملوث ہونے کا خدشہ ظاہر کیا تھا۔ اب مذکورہ بیان سے ہمارے اس خدشے کی تصدیق ہو گئی اس لیے گھوٹکی اسٹیشن پر ہونے والے حادثے میں بھی قادیانی ہاتھ کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ قادیانی شروع سے ہی اکھنڈ بھارت کے حامی ہیں۔ اب حال ہی میں مرزا طاہر کے بیان نے مزید اس کی تصدیق کر دی ہے۔ اس لیے ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ گھوٹکی حادثے کی تحقیقات دیانتدار افراد سے کرائی جائے۔

آہ! میری والدہ صاحبہ مرحومہ و مغفورہ

پچھلے دنوں جوہر آباد سے فون آیا کہ آپ کی والدہ محترمہ کی حالت بہت خراب ہے آپ فوراً رنگپور پہنچیں۔ میں بغیر کسی تیاری کے اٹھا سہراب گوٹھ سے بس پکڑی ڈیلی کراس پہنچا اور وہاں سے رنگپور۔ دیکھا تو والدہ صاحبہ کے دائیں حصہ پر فالج کا حملہ تھا۔ لیکن دل و دماغ اور زبان فالج کے اثر سے محفوظ تھے۔ میرے پہنچنے پر بہت زیادہ خوش ہوئیں اور خوب دعائیں دیں ساتھ ہی فرمایا کہ بیٹی انہیں منع کر دیا تھا لیکن انہوں نے خواہ مخواہ تجھے تکلیف دی۔ پھر فرمایا کہ تم نے رات بھر سفر کیا ہے کھانا کھالو اور آرام کرو۔ میں نے کہا کہ کھانا بھی کھا لیا اور آرام بھی کر لیا۔

واقعہ یہ ہے کہ کھانا تو میں نے تھوڑا بہت راستے میں کھا لیا تھا لیکن نیند اڑ چکی تھی۔ میں جب دفتر سے برادرم خوشی محمد انچارج شعبۂ کتابت ختم نبوت کے ساتھ موٹر سائیکل پر جا رہا تھا تو میری نگاہ ایک رکشہ پڑی جس پر لکھا تھا "آخری دیدار"، اسے پڑھنے کے بعد پورے سفر میں یہی لفظ میرے دل و دماغ پر چھایا رہا "آخری دیدار" اور واقعی یہ آخری دیدار ثابت ہوا۔ والدہ محترمہ کی حالت سنبھل گئی تھی اور ہاتھ پاؤں میں حرکت پیدا ہو گئی تھی ڈاکٹر حضرات کا کہنا تھا کہ دائیں حصہ کا فالج زیادہ خطرناک نہیں ہوتا اس لیے گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ حتی الامکان دعا اور دوا دونوں کا سلسلہ جاری رہا۔ دوا پر ہزاروں روپیہ پانی کی طرح بہہ گیا لیکن یہ تدبیر تھی۔ تقدیر اور تدبیر کا آپس میں ٹکراؤ ہو جائے تو تقدیر ہی غالب آتی ہے۔ اور وہی ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے۔ ہماری سب تدبیریں ناکام ہو گئیں اور والدہ محترمہ طویل عرصہ بیمار رہنے کے بعد بالآخر اپنے خالق حقیقی کے پاس پہنچ گئیں۔
انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ دنیا مسافر خانہ ہے جس طرح کوئی راہ گیر تھوڑی دیر سرائے میں ٹھہر کر اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہو جاتا ہے۔ اسی طرح یہاں دنیا میں جو آیا وہ تھوڑی یا زیادہ دیر اس دنیا کی سرائے میں قیام کر کے آخرت کے سفر پر روانہ ہو گیا۔ یہ دنیا کا نظام ہے۔ قیامت تک اسی طرح چلتا رہے گا۔ والدہ محترمہ بھی اپنی میعاد پوری کر کے اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئیں۔ ان کا بیعت کا تعلق قطب الاقطاب حضرت شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سے تھا۔ ان کی اکثر زندگی قرآن پاک کی تعلیم و تعلم میں گذری۔ سینکڑوں بچوں اور ہزاروں بچیوں نے قرآن پاک اور ابتدائی دینی و اصلاحی کتابوں کی تعلیم حاصل کی وہی بچیاں اب دوسرے شہروں میں جا کر دینی خدمت کر رہی ہیں جو ایک صدقہ جاریہ ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ قبول فرمائے آمین۔ جب احقر لولاک فیصل آباد کی ادارت کے فرائض انجام دیتا تھا تو اس وقت والدہ مرحومہ نے ایک خواہش کا اظہار فرمایا اور کہا کہ اگر کوئی تمہارا دوست حج پر جائے تو میرے کفن کا کپڑا اسے دیدیں وہ آب زم زم سے دھو کر لا دے میں اگر مر جاؤں تو اس کپڑے میں ہی کفنانا۔ خوش قسمتی سے برادرم مولانا اللہ وسایا صاحب کا حج کا پروگرام بن گیا۔ میں نے ان سے مذکورہ درخواست کی جو انہوں نے قبول فرمالی میں نے وہ کپڑا انہیں دیا جو انہوں نے آب زم زم سے دھو کر مجھے لا کر دیا جب میں نے وہ کپڑا والدہ محترمہ مرحومہ کو دیا تو انہوں نے اسے چوما آنکھوں سے لگایا اور بحفاظت رکھ دیا۔ اسی کپڑے میں انہیں کفنایا گیا۔ والدہ محترمہ کی مجھ پر خصوصی عنایت ہے کہ انہوں نے مجھے دنیا کے راستے کی طرف نہیں دین کی طرف لگایا آج میں ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے اس مشن پر لگا ہوا ہوں جو امیر المومنین سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لے کر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ وغیرہم اکابر کا مشن ہے۔ اور اسی وجہ سے وہ مجھ سے خوش تھیں۔ والدہ محترمہ مرحومہ کے بے انتہا احسانات خدمات اور نیکیاں لکھنے لگوں تو اس کے لیے وقت درکار ہے۔ دکھی دل سوگوار آنکھیں غمناک ہیں اس سے زیادہ لکھنے سے قلم قاصر ہے میں اپنے تمام بزرگوں ساتھیوں احباب مجلس سے انتہائی درد دل کے ساتھ درخواست کرتا ہوں کہ وہ مرحومہ کے لیے قرآن خوانی یا جتنا کچھ ہو سکے قرآن پاک پڑھ کر ایصال ثواب فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ہمیں خصوصاً احقر کو یہ عظیم صدمہ جھیلنے کی توفیق بخشے آمین۔

احقر محمد حنیف ندیم

شہیدِ مظلوم ۔ خلیفہ سوم ۔ دامادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا حضرت عثمان غنی ذوالنورین رض

محمد اقبال
حیدر آباد

وہ عظیم المرتبت شخصیت جنھوں نے قریش کے ظلم و ستم سہہ لیئے لیکن دینِ اسلام کو ترک نہ کیا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت ، خلافتِ راشدہ تھی جس کا کوئی کام مجلس شوریٰ کے فیصلہ کے بغیر نہ ہوتا تھا پوری امت حضرت عثمان کی خلافت کو خلافتِ راشدہ تسلیم کرتی ہے۔ مجلس شوریٰ کے سامنے تمام معاملات بے کم و کاست رکھ دیئے جاتے تھے اور کچھ چھپا کر نہ رکھا جاتا۔ فیصلے دلیل کی بنیاد پر ہوتے نہ کسی کے رعب و اثر یا کسی کے مفاد کی پاسداری یا کسی جتھہ بندی کی بنیاد پر۔ پھر خلفا اپنی قوم کا سامنا صرف شوریٰ ہی کے واسطے نہ کرتے تھے بلکہ براہ راست ہر روز پانچ مرتبہ نماز با جماعت میں ہر ہفتہ جمعہ کے اجتماع میں ہر سال عیدین اور حج کے اجتماعات میں ان کو قوم سے اور قوم کو ان سے سابقہ پیش آتا۔

خلافت علیٰ منہاج النبوۃ یا خلافت راشدہ تاریخ اسلام کا یہ وہ مبارک زمانہ ہے جس کی نظیر اسلامی تاریخ میں ملنی نہایت مشکل ہے۔ اس دور میں دین اسلام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچا یا گیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ فرمان پورا ہو کر رہا جو آپ نے بطور پیش گوئی کے فرمایا تھا۔

روئے زمین پر کوئی مٹی کا مکان اور کوئی اون کا خیمہ ایسا باقی نہیں رہے گا کہ اللہ تعالیٰ کسی مستحق عزت کو عزت دے کر یا کسی مستحق ذلت کو ذلیل کر کے کلمہ اسلام کو اس میں داخل نہ کر دے اور عزت دینے کی صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اہل اسلام میں سے کر دے اور ذلیل کرنے کی صورت یہ ہے کہ وہ اسلام کے محکوم ہو جائیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ حضور کی یہ پیش گوئی حرف بحرف پوری ہو کر رہی۔ مسلمانوں کا یہ دور محض سیاسی کا دور نہ تھا۔ حضرت عثمان کے دور میں ہر طرف فتوحات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ مملکت اس قدر وسیع ہوئی کہ قیصری و کسریٰ کی نسلوں نے کبھی خواب بھی نہ دیکھا تھا۔ اسلامی سلطنت طول میں قسطنطنیہ سے عدن تک اور عرض میں اندلس سے کابل تک جا ملی۔ حضرت عثمان اگر شہید نہ ہوتے تو یقیناً برھتی ہوئی فتوحات سے اہل سندھ و ہند اور ترک و چین بھی اسلامی دائرے میں آ جاتے۔ فتوحات سے مقصود ملک گیری نہ تھی بلکہ اس سے مقصود یہ تھا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اسلام لائیں۔ جن علاقوں کو انہوں نے فتح کیا۔ وہاں عظمتِ اسلام کے جھنڈے ہمیشہ کے لئے گاڑ دیئے گئے اقتدار کی ہوس نہ تھی۔ آپ نے تمام اسباب ہوتے ہوئے بھی جان تو دے دی لیکن مسلمانوں میں اپنی وجہ سے اقتدار بچانے کے لئے قتلِ عام پسند نہ کیا۔ آپ اگر اس وقت چاہتے تو باغیوں کی تکا بوٹی کرا سکتے تھے۔ مہاجرین و انصار آپ کے اشاروں پر مرنے کے لئے تیار تھے۔ لیکن آپ نے جس صبر و تحمل رحم دلی کی مثال پیش کی اس کی نظیر دنیا کبھی پیش نہیں کر سکتی۔ آپ نے اس کردار سے واضح فرما دیا کہ ایک راست فرماں روا اپنی جان کی قربانی تو دے سکتا ہے لیکن کسی بھی حرمت کو اپنے اقتدار بچانے کیلئے پامال نہیں کرتا۔

خلفائے ثلاثہ کے دور میں جب یہود و نصاریٰ مجوس و بت پرستوں کے شہر اللہ تعالیٰ کی عنایت سے صحابہ کرام و تابعین کے ہاتھوں فتح ہوئے اور قتل و قید لوٹ مار بد بخت کافروں میں پڑی اور ان کو انتہائی ذلت و عار کا منہ دیکھنا پڑا کمال ذلت و خواری کے ساتھ ان کے لوگوں سے جزیہ لیا جانے لگا تو اول دو خلفا کرام کے دور میں کفار نے حمیت و غضب کے جوش سے بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے۔ قتل و جدال کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے لیکن سوائے ذلت و زیاں کاری کے اور کچھ ہاتھ نہ آیا۔ مجبوراً خلیفہ سوم کے عہد میں ایک دوسرا حیلہ تراشا اور زبردست مکر سے کام لیا۔ ان میں سے ایک بہت بڑی جماعت کلمہ اسلام پڑھ کر جماعتِ مسلمین میں شامل ہو گئی اور یہ تدبیریں سوچنے لگے کہ کس طرح مسلمانوں میں فتنہ و فساد بغض و عناد پیدا کیا جائے۔ مصر سازش کا سب سے بڑا مرکز تھا مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن یہودی تھے چنانچہ ایک یہودی النسل نو مسلم عبداللہ بن سبا نے اپنی حیرت انگیز سازشانہ قوت سے مختلف الخیال مفسدوں کو ایک مرکز پر متحد کیا اور اس کو زیادہ موثر بنانے کے لئے اس نے مذہب میں عجیب و غریب عقائد اختراع کئے اور خفیہ طور پر ملک میں اس کی اشاعت کی۔ عبداللہ بن سبا نے حکمتِ عملی سے سب کو ایک مقصد یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مخالفت پر متحد کر دیا۔ اس نے تمام ملک میں اپنے سفیر اور داعی پھیلا دیئے تاکہ ہر جگہ فتنہ کی آگ بھڑکا کر بدامنی پیدا کی جائے اور اس مقصد کے حصول کے لئے حسبِ ذیل طریقوں پر عمل کرنے کی ہدایت کی۔

(۱) بظاہر متقی و پرہیزگار بننا اور لوگوں کو وعظ و پند سے اپنا مقصد بتانا۔

(۲) عمال کو دق کرنا اور ہر ممکن طریقے ان کو بدنام کرنے کی کوشش کرنا۔

(۳) ہر جگہ امیر المومنین کی کنبہ پروری اور ناانصافی کی داستان مشتہر کرنا۔

اس وقت کابل سے لیکر مراکش تک اسلامی حکومت تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر طرح طرح کے الزامات لگائے جانے

لگے۔ اور بدنام کرنے کے لئے بے بنیاد الزامات کی تشہیر شروع کر دی۔

حضرت عثمانؓ کی شان بارگاہِ رسالت مآب میں۔ آپؐ نے پیشین گوئیوں میں صاف فرما دیا کہ عثمانؓ فتنہ کے وقت حق پر ہوں گے اور آپؐ کی پیشین گوئی من جانب اللہ ہوتی ہے گویا دربارِ الٰہی سے حضرت عثمانؓ کی صفائی ہو گئی۔

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وہ ایک فتنہ ہوگا جس میں حضرت عثمانؓ مظلوم شہید ہوں گے۔ (ترمذی)

مرہ بن کعب عبداللہ بن الحوالہ کعب بن عجرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ کا ذکر کیا ہے اور اسے قریب بتایا دریں اثنا ایک شخص سر پر چادر اوڑھے ادھر سے گذرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شخص اس وقت ہدایت پر ہوگا۔ (ابن ماجہ۔ ترمذی)

ایک طرف حضرت عثمانؓ پر الزامات ہیں جو سبائی ذہنیت کی پیداوار ہیں۔ دوسری طرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفائی دی ہے کہ آپؓ اس فتنہ میں حق پر ہوں گے۔

اب جس کی مرضی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفائی پر یقین رکھے اور عثمانؓ کو بری سمجھے یا سبائی پارٹی کی ترجمانی کرتے ہوئے الزامات کو ہوا دیتا پھرے۔ ایک مسلمان کے لئے آخری فیصلہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اس کے بعد اسے کسی چیز کی قطعاً ضرورت نہیں۔

بصرہ کوفہ اور مصر کے مفسدوں نے باہمی قرارداد کے بعد حاجیوں کے بھیس میں مدینہ منورہ کا رخ کیا تاکہ اپنے مطالبات بالمواجہ منوائیں۔

حضرت عثمانؓ کو علم ہوا کہ مخالف جماعتیں مدینہ سے دو تین میل کے فاصلے پر جمع ہو گئی ہیں تو آپؓ نے حضرت علیؓ کو بلا کر ان سے کہا کہ ان لوگوں کو سمجھا بجھا کر واپس کر دیجئے ان کے جائز مطالبات ماننے کے لئے تیار ہوں۔ چنانچہ حضرت علیؓ کی کوشش سے مفسدین اس وقت چلے گئے۔ لیکن تھوڑی ہی دیر کے بعد گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز پھر گونجنے لگیں۔ صحابہؓ گھروں سے باہر نکلے تو دیکھا باغی شہر میں داخل ہو گئے اور انتقام انتقام کی صدائیں ہر طرف بلند ہیں۔

سب سے پہلا مطالبہ ان لوگوں کا یہ تھا کہ حضرت عثمانؓ خلافت سے دستبردار ہو جائیں۔ لیکن آپؓ نے اس سے انکار کر دیا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا اے عثمان! بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص پہنائے گا پھر اگر منافقین چاہیں کہ وہ قمیص تم اتار دو۔ تو مت اتارنا یہاں تک کہ مجھ سے ملاقات کرو۔ (مسند احمد۔ ترمذی۔ حاکم)

حضرت عثمانؓ کے انکار کرنے پر فساد کرنے والوں نے نہایت شدت کے ساتھ حضرت عثمانؓ کے گھر کا محاصرہ کر لیا جو چالیس دن تک مسلسل قائم رہا۔ اس تمام عرصہ میں گھر تک پانی پہنچانا جرم تھا ام المومنین حضرت ام حبیبہؓ نے اپنے ساتھ کھانے پینے کی کچھ چیزیں لے جانا چاہیں تو باغیوں نے ان سے بھی مزاحمت کی اور انہیں واپس جانے پر مجبور کیا۔

بڑے بڑے صحابہؓ مثلاً۔ عبداللہ بن سلامؓ۔ ابوہریرہؓ سعد بن ابی وقاصؓ اور زید بن ثابتؓ کی بھی کسی نے نہ سنی اور ان کی توہین بھی کی۔ حضرت علیؓ نے امیر المومنین سے ملنا چاہا تو باغیوں نے ان کو بھی روک دیا۔ حضرت امام حسنؓ حضرت عثمانؓ کے گھر پر پہرہ دے رہے تھے اور بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت حسینؓ بھی خدمت پر مامور تھے۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ گھر میں ان لوگوں کی قیادت کر رہے تھے جو جان نثارانہ طور پر جمع تھے اور جن کی تعداد سات سو تھی۔ حضرت عثمانؓ نے باغیوں کو ہر چند سمجھانے کی کوشش کی اپنے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلقات و مراسم پر بھی روشنی ڈالی۔ سب نے آپ کی عظمت کو تسلیم کیا مگر دلوں میں بغاوت کی آگ بدستور بھڑکتی رہی۔ جب باغیوں میں قتل کے منصوبے ہونے لگے تو حضرت عثمانؓ سے ان کے جان نثاروں نے عرض کیا۔ یا تو ان کا مقابلہ کرنے کی اجازت دیجئے یا دوسری طرف کی دیوار توڑ کر آپ اس محاصرے سے نکل جائیے

قادیانی اور دوسرے غیر مسلموں میں فرق اور قادیانی سوالات کے جوابات

پر مشتمل

ایک مذاکرہ پر مبنی کیسٹ

انگریزی میں جناب کے ایم سلیم صاحب کی زبانی

درج ذیل پتہ سے حاصل کریں

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی پوسٹ کوڈ نمبر ۷۴۴۰۰، فون نمبر ۷۷۸۰۳۳۷

بیرون پاکستان رابطہ کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199

اور مکہ معظمہ چلے جائیے۔ آپ نے فرمایا: میں ان سے جنگ کرکے پہلا خلیفہ رسول نہیں بننا چاہتا جس کے کارنامہ میں لکھا جائے کہ اس نے امت محمدیؐ کی خون ریزی کی اور اگر مکہ معظمہ چلا بھی جاؤں تو مجھے اندیشہ ہے کہ یہ لوگ حرم الٰہی کی توہین سے بھی باز نہیں آئیں گے۔

غرضیکہ بات جہاں تھی وہیں رہی۔ باغیوں کے مفسدانہ جذبات اپنی آخری حد پہ پہنچ گئے جمعہ کا دن تھا حضرت عثمانؓ روزے سے تھے آپ نے ایک پاجامہ جسے کبھی نہ پہنا تھا، پہنا۔ اپنے بیس غلاموں کو آزاد کیا اور قرآن مجید کھول کر تلاوت میں مصروف ہوگئے۔ باغی دیوار پھاند کر چھت پر چڑھ گئے۔ حضرت امام حسنؓ دروازہ پر زخمی ہوگئے۔ ایک صبائی نے آگے بڑھ کر حضرت عثمانؓ کی ڈاڑھی پکڑلی اور زور سے کھینچی۔ کنانہ بن بشر نے آپ کی پیشانی پر لوہے کی سلاخ اس زور سے ماری کہ آپ پہلو کے بل گر پڑے اور زبان سے۔ بسم اللّٰہ توکلت علی اللّٰہ۔ فرمایا۔ سودان بن حمران راوی نے دوسری ضرب لگائی جس سے آپ نیم مردہ ہوگئے اور خون کا فوارہ آپ کے جسم سے جاری ہوگیا۔ عمرو بن حمق سینے پر چڑھ بیٹھا اور جسم کے مختلف حصوں پر نیزے کے نو زخم لگائے۔ آخر ایک شقی القلب نے بڑھ کر تلوار کا وار کیا۔ وفادار بیوی حضرت نائلہ نے یہ وار اپنے ہاتھ پر رکا ان کی تین انگلیاں کٹ گئیں۔ مگر تلوار کا وار پھر بھی خالی نہ گیا۔ تین دن کے بھوکے پیاسے ضعیف العمر امیر المؤمنین قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے شہید ہوگئے۔

ے پیا جام شہادت تونے کس انداز سے آقا۔
شہادت دے رہی ہیں آجتک آیات قرآنی۔

حضرت عثمانؓ چونکہ قرآن کی تلاوت کررہے تھے اس لئے آپ کا خون قرآن پر بھی گرا۔ آپ کے خون کے سرخ چھینٹے آج تک آیۃ مبارک ”فسیکفیکھم اللّٰہ“ پر موجود ہیں۔ جمعہ کے دن عصر کے وقت شہادت ہوئی۔ یہ مظلومانہ شہادت خون کے آنسو رلانے کے لئے کافی ہے یہی وہ پہلا حادثہ ہے جس نے متحدہ اسلام کو فرقوں میں تقسیم کردیا اور اسی سے اسلام میں وہ تفرقہ پڑ گیا جو اب قیامت تک نہیں مٹ سکتا۔ یہ وہ پہلا واقعہ تھا کہ مسلمان کی تلوار مسلمان پر اور یہ پہلا فتنہ تھا جو اس امت پہ برپا ہوا جس نے برکات نبوت کا سلسلہ کاٹ دیا اور اسلامی فتوحات کا دروازہ بند ہوگیا۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا: عثمان مظلوم مارے گئے۔ حضرت علی کا فرمان۔ قیس بن عبادہؓ راوی ہیں کہ میں نے جنگ جمل میں حضرت علی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے اللّٰہ! میں تیرے سامنے خون عثمان سے بیزاری ظاہر کرتا ہوں۔ شہادت عثمان کے دن مجھے اتنا غم ہوا کہ میری عقل زائل ہوگئی اور مجھے اپنی زندگی بری معلوم ہوگئی لوگ مجھ سے بیعت کرنے آئے تو میں نے کہا: میں ان سے حیا کرتا ہوں کہ ان لوگوں سے بیعت کروں جنہوں نے ایسے شخص کو قتل کیا جس کی شان میں رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ”اس سے فرشتے حیا کرتے ہیں“ اور مجھے اس بات سے شرم آتی ہے کہ عثمان شہید کردیئے گئے اور ان کو دفن کرنے سے بھی روکا جاتا ہے۔

حضرت علیؓ نے آپ کے مبارک نام پر اپنے دو بیٹوں کے نام عثمان اصغر و عثمان اکبر رکھے۔

سعید بن زید بن عمرو بن نفیل جو حضرت عمرؓ کے بہنوئی تھے کہنے لگے لوگو! اگر کوہ احد تمہاری اس بداعمالی کے سبب تم پر ٹوٹ پڑے تو حق بجانب ہے۔ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: عثمان کے قتل سے اسلام میں وہ رخنہ پڑ گیا جو قیامت تک پُر نہ ہوگا۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: اگر تمام خلقت عثمان کے قتل میں شریک ہوتی تو قوم لوط کی طرح آسمان سے اس پر پتھر برستے۔

عبداللّٰہ بن سلام صحابیؓ نے کہا:۔

آج عرب کی قوت کا خاتمہ ہوگیا۔ حضرت زید بن ثابتؓ کی آنکھوں سے تمام دن آنسو جاری رہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کا یہ حال تھا کہ جب اس سانحہ کا ذکر آجاتا تو بے اختیار رو دیتے اور فرماتے تھے کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت سے برکات نبوت اٹھالی گئیں۔ عبداللّٰہ بن سلامؓ نے فرمایا: دیکھو! عثمانؓ کو قتل نہ کرنا ورنہ پھر تمہاری تلوار قیامت تک آپس میں چلتی رہے گی جب کوئی قوم نبی کو قتل کرتی ہے تو اس کے بدلے ستر ہزار آدمی قتل کئے جاتے ہیں اور خلیفہ نبی کو قتل کرتی ہے تو پینتیس ہزار آدمی قتل ہوتے ہیں۔

عبداللّٰہ بن مسعودؓ نے فرمایا: اگر لوگ عثمانؓ کو قتل کردیں گے تو پھر ان کا بدل نہ پائیں گے۔ لوگوں نے حضرت حذیفہؓ سے پوچھا: یہ مصری لوگ حضرت عثمانؓ پر بغاوت کرکے آئے ہیں کیا کریں گے؟ حذیفہؓ نے فرمایا: قتل کردیں گے مگر وہ (حضرت عثمانؓ) جنت میں جائیں گے اور ان کے قاتل دوزخ میں جائیں گے (حضرت عثمانؓ نے جمعہ کی رات کو خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ ان سے کہہ رہے ہیں کہ اے عثمانؓ! جلدی کرو تمہارے افطار کے ہم منتظر ہیں) جن لوگوں نے حضرت عثمانؓ پر زیادتیاں کیں ان کو اس دنیا میں بھی بدلہ ملا اور آخرت کی گرفت اس کے علاوہ ہے۔ چنانچہ حضرت نافعؒ کہتے ہیں کہ جہجاہ غفاری نے حضرت عثمان کو ایک لکڑی ماری تھی اس کے پاؤں میں گوشت خورہ نکل آیا۔ ابو قلابہؒ کہتے ہیں کہ میں نے ملک شام میں ایک شخص کو کہتے سنا کہ ”ہائے آتش دوزخ سے میری خرابی ہو“ میں نے دیکھا کہ اس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کٹے ہوئے تھے۔ منہ کے بل زمین پر گرا ہوا تھا۔ میں نے اس کا حال پوچھا تو اس نے کہا ”میں ان لوگوں میں تھا جو حضرت عثمان کے گھر کے اندر ان کو شہید کرنے گئے تھے جب میں ان کے قریب گیا تو ان کی بی بی نے شور کیا میں نے ایک طمانچہ ان کو مار دیا۔ حضرت عثمانؓ نے مجھ کو بددعا دی کہ خدا تیرے ہاتھ کاٹ دے اور تیرے پاؤں کاٹ دے اور تجھے دوزخ میں داخل کرے۔ یہ سن کر میرے بدن پر لرزہ طاری ہوگیا اور میں بھاگا۔ اب میری یہ حالت ہے جو تم دیکھ رہے ہو ہاتھ پاؤں تو میرے کٹ چکے اب آتش دوزخ میں جانا باقی ہے۔ یہ سن کر میں نے کہا۔“ جا دور ہو جا“ یزید بن حبیب کہتے ہیں، ”کہ جس قدر لوگ حضرت عثمانؓ پر بغاوت کرکے آئے تھے ان میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جس کو جنون نہ ہوگیا ہو۔

حضرت عثمانؓ کو حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے اپنا رفیق جنت قرار دیا۔

حضرت ابوذر غفاریؓ فرماتے ہیں:۔

اگر عثمانؓ مجھے سر کے بل چلنے کا حکم دیتے تو میں سر کے بل چلتا۔

●●

ناہید

چٹان سے زیادہ مضبوط ایمان والی افغان لڑکی

تحریر: ملک احمد سرور

روسی افسروں نے ناہید کو رقص کیلئے کہا، لالچ دیئے مگر اس نے صاف کہہ دیا کہ میں اسلام کی بیٹی ہوں، خدا کی راہ میں جان دے دوں گی مگر رقص نہیں کروں گی۔ آخر روسی تشدد پر اتر آئے اور اس نے یہ کہتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی — حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

افغانستان میں کمیونسٹوں سے پہلے سردار داؤد نے آزادیٔ نسواں کا نعرہ لگا کر عورت کو شمع محفل بنانے کی کوشش کی۔ داؤد سے پہلے امان اللہ خان نے پردے کو غیر ضروری قرار دیتے ہوئے پردے کے خلاف مہم چلائی لیکن سب کو افغانوں کے ناقابل تسخیر اسلامی جذبے کے سامنے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ جب افغانستان میں کمیونسٹ برسراقتدار آئے تو نئی نسل کو کمیونزم کی طرف مائل کرنے کے لئے نوجوانوں میں آزاد جنسی کج روی کی حوصلہ افزائی کی جانے لگی۔ کمیونسٹ پارٹی کے اراکین اپنے خاندانوں کی عورتوں کو لیکر کلبوں میں آنے لگے اور بازاروں میں سرعام پھرنے لگے۔ اپنی عورتوں کی اس نمائش کا مقصد لوگوں میں بے حجابی کو رواج دینا تھا۔ اس نام نہاد آزادی کا نتیجہ یہ نکلا کہ کمیونسٹ گھرانوں کی خواتین کے ساتھ روسی نہ صرف کلبوں میں ڈانس کرنے لگے بلکہ زرخرید لونڈیوں کی طرح اپنے بستروں پر بھی لے جانے لگے۔ افغان کمیونسٹ روسیوں کی ہر خواہش کو پورا کرنا اپنا فرض منصبی سمجھتے تھے۔ روسی افسران مشیر بھی عورت اور شراب کی فرمائش کیلئے عام کرنے لگے یوں روسی اور افغان کمیونسٹ دولت کے لٹیرے تو تھے ہی عزتوں کے لٹیرے بھی بن گئے۔ بے شرمی اور بے غیرتی کی اس مہم میں روس سے تعلیم حاصل کر کے آنے والے پیش پیش تھے۔ کمیونسٹ گھرانوں میں بھی کئی کئی خواتین ایسی تھیں جو بے شرمی اور بے غیرتی کے سمندر میں چٹان کی طرح اپنے ایمان کے تحفظ کے لئے ڈٹ گئیں۔ ناہید بھی ایک ایسی ہی چٹان تھی جس نے کمیونسٹ باپ کے گھر میں جنم لیا۔ باپ نے اپنے روسی آقاؤں کی خوشنودی اور اپنی ترقی کے لئے اسے شمع محفل بنانا چاہا مگر وہ مسلمان خواتین کیلئے چراغ ہدایت بن گئی۔ ناہید کا یہ ایمان افروز واقعہ ۶ ستمبر ۸۹ء کو اسلام آباد میں ایک اجلاس کے دوران جناب اسلم شیرانی صاحب ڈائریکٹر اسلامک سینٹر اسلام آباد نے بیان کیا۔ ہمیں نے اس واقعہ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کی بہت کوشش کی مگر کامیابی نہ ہوئی۔ ناہید سے ملتا جلتا ایک واقعہ افغان صحافی سرگل سپین خان نے ایک پروین نامی طالبہ کا سنایا۔

ناہید "رابعہ بلخی ہائی اسکول کابل" میں دہم جماعت کی طالبہ تھی۔ اس کا باپ فرید خان کابل میں کمیونسٹ پارٹی کا اہم عہدیدار تھا۔ اور ماں فوت ہو چکی تھی۔ ناہید کو بچپن ہی سے نہ صرف اپنے وطن سے بے پناہ محبت تھی بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی محبت بھی اس کے ذہن و قلب میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ قدرت نے نہ صرف اسے اچھا ذہن دیا تھا بلکہ صورت اور حسن و جمال میں بھی وہ اپنی مثال آپ تھی۔

جب روسی فوج نے افغانستان پر قبضہ کر لیا تو ناہید کے لئے یہ ایک ناقابل برداشت صدمہ تھا۔ لیکن وہ لڑکی جذبات کے ساتھ عقل و شعور سے کام لینے والی تھی۔ وہ کمیونسٹ پارٹی کے ایک عہدے دار کی بیٹی تھی اس لئے گھر کے اندر اسے بہت سی باتوں کا قبل از وقت پتہ چل جاتا تھا۔ اس نے یہ معلومات مجاہدین تک پہنچانے کے لئے مجاہدین سے رابطہ قائم کر لیا دوسری طرف اپنے اسکول کی طالبات میں جذبہ آزادی کو بیدار کرنے اور انہیں منظم کرنے کا کام شروع کر دیا۔ یہ اس کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ رابعہ بلخی اور سوریا ہائی اسکول کی طالبات جب جنگ آزادی لڑنے والے مجاہدین کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے فلک شگاف نعرے لگاتی ہوئی اور اپنے دوپٹوں کے پرچم بنا کر لہراتی ہوئی جلوس کی صورت میں نکلتیں تو ایسے محسوس ہوتا کہ سارا کابل آزادی کے لئے اٹھ کھڑا ہوا ہے۔

اسی اسکول کی طالبات کا واقعہ ہے کہ ایک دن وہ روس اور کارمل کے خلاف نعرے لگاتی ہوئی سڑک پر نکلیں ان کا یہ مظاہرہ عظیم الشان جلوس کی صورت اختیار کر گیا اس عظیم الشان جلوس کو دیکھ کر روسی فوجی گھبرا گئے اور طالبات پر فائر کھول دیا۔ پرچم بردار طالبہ کے دونوں ہاتھ زخمی ہو گئے تو اس نے یہ کہتے ہوئے پرچم دوسری طالبہ کے حوالے کر دیا: "یہ اسلام کا اور آزادیٔ وطن کا جھنڈا ہے اسے تھام لو اور اسے سرنگوں نہ ہونے دینا۔" فائرنگ سے درجنوں طالبات شہید اور بیسیوں زخمی ہو گئیں مگر ان کے جذبہ آزادی کو نہ دبایا جا سکا۔

روسی افسر اکثر فرید خان کے گھر آتے، ناہید کو روسیوں سے نفرت تھی۔ ایک دن روسی افسروں نے اسے دیکھ لیا۔ پھر کیا تھا۔ وہ اس کلی کو مسلنے کے لیے بے چین ہونے لگے۔ وہ حیران تھے کہ فرید خان نے اب تک اتنی خوبصورت شکل ان سے کیوں چھپائے رکھی۔ انہوں نے فرید خان سے کہا ہم تمہاری بیٹی کا ڈانس دیکھنا چاہتے ہیں اسے کسی دن کلب میں لاؤ۔ آزاد خیال کمیونسٹ ایسی فرمائش کو پورا کرنا اپنے لئے باعث اعزاز سمجھتے تھے اور کسی افغان کمیونسٹ کے اندر اتنی جرأت نہ تھی کہ وہ روسی افسروں کی ایسی فرمائش رد کر سکے لیکن فرید خان جانتا تھا کہ ناہید کسی

صورت بھی کسی غیر اسلامی حرکت کے لئے تیار نہ ہوگی۔
اس نے روسی افسر سے بہانا بنایا کہ ناہید بہت زیادہ شرمانے والی لڑکی ہے۔ ڈانس کے لئے نہیں مانے گی۔ "تم کمیونسٹ ہو؟" روسی افسر نے فرید خان سے پوچھا۔ "جی میں پکا کمیونسٹ ہوں" فرید خان نے جواب دیا۔ تو روسی افسر نے غصے سے کہا "تم کمیونسٹ نہیں ہو سکتے۔ کوئی کمیونسٹ اس قدر رجعت پسند نہیں ہوتا۔ کسی کمیونسٹ کی بیٹی یا بیوی رجعت پسند انقلاب دشمنوں کی طرح پردہ نہیں کرتی۔ ہماری بیٹیاں اور بیویاں تو کلبوں میں ڈانس کرتی ہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا ملک ترقی کرے تو سچے کمیونسٹ بنو۔ اپنی بیٹی کو نام نہاد شرم و حیا کی زنجیروں سے آزاد کرو۔ اسی آزادی کے لئے تو ہم تمہاری مدد کو آئے ہیں۔"

فرید خان روسی افسر کی یہ باتیں سن کر بہت شرمندہ ہوا کہ وہ ابھی تک صحیح ترقی پسند کیوں نہ بن سکا۔ روسی افسر فرید خان کو ترقی کا لالچ دے کر اور ناہید کو کلب میں لانے کی تاکید کر کے چلے گئے۔ فرید خان کو خود کو سچا کمیونسٹ ثابت کرنے کی تمنا بھی تھی، روسیوں کی ناراضگی کا خطرہ بھی تھا اور ترقی کا لالچ بھی۔ اس لئے وہ ناہید کو سمجھانے لگا کہ وہ کلب میں ڈانس کرنے کے لئے چلی جائے تو روسی اس سے خوش ہو کر مزید ترقی دے دیں گے۔ ناہید یہ سب سن کر آگ بگولہ ہو گئی۔ اس نے باپ سے کہا "مجھے آپ سے بہت محبت تھی اس لئے میں نہ چاہتے ہوئے بھی ایک کمیونسٹ کے گھر میں رہ رہی تھی۔ میں نہیں سمجھتی تھی کہ کوئی باپ اس قدر بے غیرت بھی ہو سکتا ہے۔ آپ نے اسلام کو تو چھوڑنا ہی تھا، اب آپ افغانی غیرت کا بھی جنازہ نکالنا چاہتے ہیں؟"

فرید خان نے سمجھاتے ہوئے کہا "دیکھو ناہید بیٹی! تم جذباتی بن کر سوچ رہی ہو۔ ٹھنڈے دل سے سوچو۔ یہ اسلام اور مذہب سب فرسودہ نظریات ہیں اور ملاؤں نے عوام کو لوٹنے کے لئے بنائے ہوئے ہیں۔ ممکن ہے آج سے چودہ سو سال پہلے یہ نظریات اس زمانے کے حساب سے ترقی پسندانہ ہوں مگر آج زمانہ بہت ترقی کر گیا ہے اور چودہ سو سال پرانے نظریات آج کے ترقی یافتہ دور میں نہیں چل سکتے۔ کیا تم نے کبھی سوچا ہے کہ پردہ اور شرم و حیا کے نام پر افغان عورت پر کس قدر ظلم ہو رہا ہے۔ یہ ملا جس امریکہ کے ایجنٹ ہیں اس امریکہ کو دیکھو۔ وہاں عورت آزاد ہے۔ کاروبار کرتی ہے، مردوں کے ساتھ کارخانوں میں کام کرتی ہے، جلسوں میں جاتی ہے، لیکن انہی ملاؤں نے مذہب کے نام پر اپنے ملک میں عورت کو قید کر رکھا ہے۔ اگر تم نے اپنے آپ کو حالات کے مطابق نہ ڈھالا تو بہت پیچھے رہ جاؤ گی۔ میں چاہتا ہوں کہ تم سوشل بنو۔ جتنی تم خوبصورت ہو اگر تم سوشل بن جاؤ تو نہ صرف تمہارے باپ کی عزت میں اضافہ ہوگا بلکہ تمہیں اپنی زندگی کے لئے بہترین ساتھی بھی مل جائے گا اور بڑے سے بڑا روسی افسر بھی تمہارے ساتھ شادی کے لئے تمہاری منتیں کرے گا۔"

ناہید کو اپنے باپ کے اس حد تک بے غیرت ہونے کے بارے میں قطعاً علم نہیں تھا، اسے غصہ تو بہت آیا مگر صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

"آپ جس نظریہ کو فرسودہ کہہ رہے ہیں اس نے عورت کو وہ مقام دیا جو نہ امریکہ دے سکا نہ روس۔ کیا کسی مذہب اور نظام میں ماں، بہن اور بیٹی کی اتنی قدر ہے جتنی اسلام میں ہے؟ کیا کسی نظام میں بیوی کو اتنے حقوق ملے ہیں جتنے اسلام نے دیئے؟ آپ کی باتیں سن کر تو مجھے آپ کو باپ کہتے ہوئے شرم آتی ہے۔ آپ نے دین کا سودا کیا، وطن کا سودا کیا اور اب بیٹی کی عزت کے سوداگر بھی بنتے جا رہے ہیں۔ آپ چاہتے ہیں کہ کافروں کے سامنے ناچوں گاؤں، ان کی باہوں میں باہیں ڈالوں۔ یہ سب کچھ تو میں مسلمانوں کے سامنے بھی کرنے کو تیار نہیں ہوں۔ آپ نے اپنے آپ کو اس قابل نہیں چھوڑا کہ آپ کو باپ کہا جا سکے۔ آپ ایک وطن، دین اور عزت فروش انسان ہیں۔"

فرید خان کو قطعاً یہ توقع نہ تھی کہ اس کی بیٹی اس حد تک رجعت پسند ہوگی۔ اس طرح کا جواب سن کر اسے بڑی حیرانی ہوئی۔ اس نے غصے سے کہا۔ "کیا تمہارے مذہب نے تمہیں یہی سکھایا ہے کہ اپنے باپ سے اس گستاخانہ لہجے میں بات کرو جو صرف اور صرف تمہاری بھلائی کا سوچ رہا ہے۔"

"ہاں! میرے مذہب نے مجھے یہی سکھایا ہے کہ باپ بے دین ہو جائے تو اس سے رشتہ ٹوٹ جاتا ہے۔ میرے سامنے میرے پیارے رسول کی بیوی اور ابوسفیان کی بیٹی ام حبیبہؓ کی مثال ہے جس کے گھر اس کا باپ ابوسفیان آیا۔ وہ نبی کریمؐ کے بستر پر بیٹھنے لگا تو انہوں نے بستر لپیٹ دیا اور اپنے باپ سے کہا "تم ناپاک مشرک ہو۔ تم شافع دو جہاں رسول اس پر نہیں بیٹھ سکتے۔" اور آپ تو مشرکوں سے بھی بدتر ہو گئے ہیں اور روسیوں کی غلامی نے آپ کا دماغ بھی خراب کر دیا ہے۔ کاش میں آپ کی بیٹی نہ ہوتی۔" ناہید نے غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

فرید خان نے ناہید کو ڈانس کے لئے راضی کرنے کے لئے بہت جتن کئے۔ پہلے پیار سے سمجھایا، مارا، پھر ڈرایا دھمکایا اور لالچ دیئے مگر وہ کسی طرح نہ مانی تو ایک دن دھوکے سے اسے کلب لے گیا اور روسیوں کے پاس چھوڑ کر چلا گیا۔

روسی افسروں نے ناہید کو ڈانس کے لئے بڑے بڑے لالچ دیئے مگر وہ رقص کرنے سے انکار کرتی رہی۔ اس نے روسی افسروں سے واضح الفاظ میں کہہ دیا "میں اسلام کی بیٹی ہوں۔ خدا کی راہ میں جان تو دے سکتی ہوں مگر رقص نہیں کروں گی۔"

روسی افسر: "اسلام تو افغانستان سے جا چکا اور اس کلب میں تمہارے خدا کا داخلہ بھی بند ہے۔ اگر تم پیار سے نہ مانی تو ہمیں دوسرے طریقے سے بھی منوانا آتا ہے۔"

ناہید: "تم بھی شاید بھول رہے ہو کہ میں پہاڑوں کی بیٹی ہوں۔ تمہارے ہر ظلم کا مقابلہ کروں گی۔"

روسی افسر: "تم بھی شاید نہیں جانتی کہ روس کے پاس اتنی طاقت ہے کہ پہاڑوں کو بھی ریزہ ریزہ کر دے۔"

ناہید: "میرا اللہ تم سے بڑی قوت والا ہے اور اگر تم اس کی بندی کو آزمانے پر ہی آ گئے ہو تو مجھے ایک چٹان سے زیادہ مضبوط پاؤ گے۔"

روسی افسر مایوس ہو کر روایتی تشدد پر اتر آئے۔ اس کے کپڑے پھاڑ دیئے۔ اس کا جسم سگریٹوں سے داغا جانے لگا۔ چاقو کی نوک سے اس کے جسم پر اپنے ناپاک نام لکھنے لگے۔ اس نے ہر تشدد کو برداشت کیا اور ناقابل یقین عزیمت کی مثال قائم کی۔ وہ ایسی چٹان بن گئی جس سے ٹکرانے والے پاش پاش ہو جاتے ہیں۔ وہ تشدد سے آخری کے وقت شہید ہو گئی لیکن روسی اس سے رقص نہ کروا سکے۔ اس کی زبان سے آخری الفاظ بھی اللہ اکبر اور افغانستان زندہ باد کے نکلے۔ روسی شکست کھا گئے اور وہ جیت گئی۔

روسی اگر فرعون و نمرود بن گئے تھے تو وہ آسیہؓ، مریمؑ، عائشہؓ اور فاطمہؓ کی پیروکار بن گئی۔

وہ شہید ہو گئی تو روسیوں نے اس کی برہنہ لاش کو

باقی صفحہ ۲۲ پر

اسلام اور تعلیم

تحریر: محمد اشرف کھوکھر شیخ والا کروڑ

تعلیم انسانی زندگی کا اس قدر اہم پہلو ہے کہ آج تک دنیا کی کوئی مہذب اور سمجھدار قوم اس کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کر سکی۔ دوسرے مذاہب نے تعلیم کی مختلف تعریفیں کیں۔ لیکن اسلام کے نزدیک تعلیم کا تمام تر عمل قرآن حکیم اور سنت نبوی کی روشنی میں انجام پاتا ہے۔ یہ عمل اساسی تصورات کا رہین منت ہے جن پر اسلامی زندگی کی پوری عمارت تشکیل پاتی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ افراد کی فطری صلاحیتوں کو اجاگر کرکے ان کے طبعی رجحانات کو صحیح سمت میں ڈال کر انہیں ذہنی جسمانی، اخلاقی اور عملی اعتبار سے اس قابل بنا یا جائے کہ وہ اپنے مالک حقیقی کے شکر گزار بندے بن کر رہیں اور انفرادی و اجتماعی اعتبار سے ان پر جو ذمہ داریاں اپنے حقیقی رب کی طرف سے عائد ہوتی ہیں ان سے پوری طرح عہدہ برآ ہوں۔

اسلام کو علم کے ساتھ جو مناسبت ہے اس کا اندازہ ان واقعات سے لگایا جا سکتا ہے۔ جبل نور کے غار حرا میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منصب نبوت سے سرفراز ہوئے پہلی وحی میں سورۃ علق کی ابتدائی پانچ آیات نازل ہوئیں ان پانچ آیات میں میں سے چار میں علم کا ذکر ہے۔ مکہ کی سرزمین میں جب ابراہیم نے مرکز وحدانیت کعبۃ اللہ کی تکمیل کرلی تو بارگاہ حق میں دعا مانگی ابوالانبیاء کی اس دعا میں علم بھی شامل ہے جو اجزائے نبوت میں سے ہے۔

جس معاشرے میں معلم کتاب و حکمت حضور اکرم کو تاج رسالت سے سرفراز کیا گیا اس کے بارے میں مشہور مورخ بلاذری نے فتوح البلدان میں لکھا ہے کہ ظہور اسلام کے وقت مکہ میں قریش کے صرف ۱۷ افراد نوشت وخواند سے واقف تھے۔ لیکن خدائے علیم وخبیر نے نبی الامی کے ذریعے ہزاروں اصحاب رسول کو پورے عالم کا استاد بنادیا۔ علم کی اشاعت کے بنیادی ذرائع صرف دو ہیں ایک زبان اور دوسرا قلم ایک حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا۔

پہلی وحی میں فرمایا تھا علم قلم کے ذریعے سکھایا گیا، سورۃ رحمٰن میں ارشاد ہوا کہ علم، بیان کے ذریعے پھیلایا گیا، معلم کتاب و حکمت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں طریقوں سے علم کی اشاعت فرمائی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عالم آب وگل سے پردہ فرمایا تو ہزاروں لوگ علم قرآنی سے بہرہ ور اور نوشت وخواند سے واقف تھے۔

قلم کے ذریعے علم کی ترویج کا سلسلہ پہلی وحی کے نازل ہونے کے چوتھے دن ہی سے شروع ہو گیا۔ پہلی وحی کو لکھنے کا شرف حضرت خالدؓ بن سعید کو حاصل ہوا۔ مکی زندگی میں چاروں خلفائے راشدین کو یہ شرف حاصل ہوا۔ ان سب میں نمایاں ابی بن کعبؓ (جنہیں آخری وحی لکھنے کا شرف حاصل ہوا) اور حضرت زید بن ثابت ہیں۔

اہل مدینہ میں اسلام پھیلنے لگا تو حضرت مصعب بن عمیرؓ کو پہلا مبلغ اسلام بنا کر بھیجا گیا۔ ہجرت کا حکم آیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود مدینہ تشریف لے گئے۔ مدینہ میں مسجد نبوی کی تعمیر کی گئی اور اس کے ساتھ ہی اسلام کی سب سے پہلی اقامتی درسگاہ کا قیام عمل میں آیا۔

اس درسگاہ میں دن کو تعلیم ہوا اور رات کے وقت یہ ٹھکانہ مہاجرین حضرات اور دور دراز سے آئے ہوئے نو مسلم طلبہ شب بسر کرتے۔

اصحاب صفہ کی کل تعداد کا شمار کسی نے ۴۰ اور کسی نے ۴۰۰ لکھی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جنہیں فقیہ الامت کہتے ہیں اس درسگاہ کے طالب علم تھے۔ حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت عبداللہ ابن عمرؓ اور حضرت ابو سعید خدریؓ جیسے محدث یہیں کے فارغ التحصیل ہیں۔ علاوہ ازیں حضرت سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ، حضرت ابوذر غفاریؓ، حضرت سلمان فارسیؓ، حضرت صہیبؓ رومی، حضرت حذیفہؓ ابن یمان، حضرت بلال حبشیؓ، حضرت حنظلہؓ ابن ابی عامرؓ اور حضرت ام مکتومؓ کا شمار بھی نامور اصحاب صفہ میں ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور اکرمؐ مسجد نبوی سے باہر نکلے تو دیکھا کہ اصحابؓ دو حلقوں میں بیٹھے ہیں ایک حلقہ کے لوگ نفل نمازوں میں مشغول ہیں جبکہ دوسرے میں درس تدریس کا کام ہو رہا ہے تو آپ نے درس تدریس کے حلقہ میں بیٹھنا پسند فرمایا۔

۲ھ میں بدر کی لڑائی ہوئی تو قیدیوں میں چند پڑھے لکھے نادار قیدی آئے۔ ارشاد ہوا کہ ان کا زر فدیہ یہ ہے کہ مدینے کے دس دس بچوں کو پڑھنا لکھنا سکھا دیں۔ معلم کتاب و حکمت نے علم کی فضیلت طرح طرح سے ظاہر فرمائی حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا "علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے" حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کی روایت کے بموجب حضور اقدسؐ نے ارشاد فرمایا کہ رشک صرف دو ہی آدمیوں پر ہونا چاہئے ایک وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا اور وہ حق کے کاموں میں صرف کرتا رہا، دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے حکمت یعنی علم دین سے نوازا اور وہ حکمت کے ذریعے فیصلے کرتا ہے۔ اور حکمت کی تعلیم بھی دیتا ہے حضور اکرمؐ نے حضرت ابو ہریرہؓ کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا "اے ابو ہریرہؓ! قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ اور جب تک تم کو موت آئے اس میں مشغول رہو۔ اگر تمہیں اس مشغولیت میں موت آئی تو سمجھو کہ تمہاری قبر پر فرشتے اس طرح آئیں گے جس طرح مسلمان حج بیت اللہ کو جاتے ہیں۔

آج ہم ہر طرف سے غیر مسلم طاغوتی قوتوں کے شکنجے میں کیوں ہیں؟

صرف اور صرف اس لئے کہ اسلام اور بانی اسلام معلم کتاب و حکمت حضور اکرمؐ نے جو ہمیں طریقہ ہائے تعلیم و تدریس دیئے ہم نے ان سے روگردانی کرلی ہے مسلمانوں نے اغیار کے طریقہ ہائے تدریس کو اپنا لیا ہے، سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں مخلوط طریقہ تعلیم کو رواج دیا گیا ہے جس کی وجہ سے نوجوان لڑکیاں اور نوجوان لڑکے کالجوں اور

باقی ص۲۶ پر

غیبت، چغلخوری اور عیب جوئی کے مفاسد اور ہلاکت خیزیاں

احادیث نبویؐ، صحابہ کرامؓ اور بزرگان دین کی حکایات کی روشنی میں

تلخیص و انتخاب :۔ حافظ خلیل احمد قیصر، کروڑ لعل عیسن

وہ علم کا مزہ اگرچہ ابتداء میں کڑوا ہوتا ہے نفس کو نہایت گراں معلوم ہوتا ہے لیکن آخر میں اس کا مزہ شہد سے بھی اچھا ہوتا ہے" اور حلیم اپنے حلم سے درجات وغیرہ وغیرہ پاتا ہے اور اے نبی..... دوسری چیز جو تم نے چھپادی اور پھر وہ باہر نکل آئی وہ مانند اس نیک کام کے ہے جو اخلاص سے ہو یعنی جس طرح وہ طشت باوجود دفن کرنے اور چھپانے کے ہر وقت باہر نکل آتا تھا اسی طرح جب آدمی خالص نیت سے کوئی عبادت کرے اور اس میں ریا منظور نہ ہو یہاں تک کہ اس کام کو چھپا دے تاکہ لوگ واقف نہ ہوں وہ عبادت خود بخود ظاہر ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ چونکہ اس کو قبول کرتا ہے اس لئے خود لوگوں کو اس پر مطلع کرتا ہے اور اے نبی (علیہ السلام) تیسری چیز کی مثال امانت کی ہے یعنی جب کوئی امانت رکھا دے تو اس میں خیانت نہ کرنا چاہئے بلکہ اس کی امانت کو پناہ میں رکھنا چاہئے اور اے نبی (علیہ السلام) چوتھی چیز سے اشارہ اس طرف ہے کہ جس طرح اپنی ران کا گوشت تم نے اس باز کو دے دیا اور اس کی حاجت کو پورا کیا، اسی طرح جب کوئی شخص اپنے کسی کام کے واسطے تم سے کہے تو ضروری ہے کہ تم اس کی حاجت روائی کرو اور اس کو ناامید نہ کرو کیونکہ انسان باز سے بدرجہا بہتر ہے اور اے نبی (علیہ السلام) پانچویں چیز جو مردار تھی اور ہم نے اس سے بھاگنے کا حکم دیا تھا وہ مثل غیبت کے ہے پس جس مردار سے بھاگتے ہو اسی طرح غیبت سے بھی نفرت کرو اور اس سے بھاگو اس کو فقیہ ابواللیث نے اپنے والد سے نقل کیا ہے۔

اہل زمانہ کو نصیحت

ایک روز خالد ربعی جامع مسجد میں بیٹھے تھے، لوگوں نے کسی کی غیبت شروع کی اور کسی کی شکایت کی خالد نے ان کو منع کیا تھوڑے عرصہ کے بعد پھر ان لوگوں نے غیبت شروع کی اس وقت شیطان کے ورغلانے سے خالد بھی شریک شکایت ہونے لگے بعدہٗ جب اس رات کو سوئے ایک شخص کو خواب میں دیکھا، کہ اس کے ہاتھ میں سور کا گوشت ہے اور وہ ان سے کہتا ہے کہ کھاؤ اس کو خالد نے خواب ہی میں جواب دیا کہ یہ گوشت نجس اور حرام ہے میں اس کو کس طرح کھاؤں اس شخص نے کہا تم نے غیبت کر کے اس سے بری چیز کھائی ہے یعنی آدمی کا گوشت جس کی تم نے غیبت کی، بعدہٗ اس شخص نے سور کا گوشت ان کے منہ میں زبردستی ڈال دیا، خالد کہتے ہیں کہ جب میں بیدار ہوا تو تیس یا چالیس روز تک میرے منہ سے بدبو آئی۔

● مہلب بن ابی صفرہ قافلہ حج کے سالار کا گذر مطرف بن عبداللہ کے سامنے ہوا، دیکھا کہ مہلب عمدہ لباس پہنے ہوئے تکبر کرتے ہوئے چلے ہیں، مطرف نے کہا اے مہلب یہ چال تکبر کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسند نہیں، مہلب نے بطور تکبر کہا اے مطرف! تم مجھ کو نصیحت کرتے ہو کیا نہیں جانتے ہو کہ میں کون ہوں، میں سالار قافلہ ہوں مطرف نے کہا، ہاں میں خوب جانتا ہوں کہ پہلے تو نطفہ بے جان تھا، اس وقت نہ یہ چال تھی نہ یہ تکبر کا گمان تھا اور آخر جب تو قبر میں جائے گا، تیرا بدن بدبودار ہو جائے گا پھر یہ تکبر کچھ کام نہ آئے گا، نظامی سے

چو کار کالبد گیرد تباہی
نہ درویشی بکار آید نہ شاہی

اور حالت زندگی میں غلیظ تیرے بدن میں بھرا ہوا ہے، باطن تیرا سڑا ہوا ہے، پس جبکہ تیرا ابتداء، انتہاء، وسط تینوں خراب ہوئے تجھ کو تکبر زیبا نہیں ہے اور کپڑے کی عمدگی یا صورت کی خوبصورتی پر تکبر کرنا بہتر نہیں ہے، جب یہ قول مہلب نے سنا تو تکبر کو چھوڑ دیا اسی کی طرف مثنوی میں ارشاد ہے سے

حد خود شناس و در بالا مپر
تا نیفتی در نشیب شور و شر

"اپنی حقیقت کو پہچان اور زیادہ بلند پرواز مت کر تاکہ شور و شر کے نشیب میں نہ پڑ جاوے" اور محمود بن الوراق نے مطرف کی نصائح کو منظوم کر کے کہا ہے سے

عجبت من معجب بصورتہ
وکان بالامس نطفۃ مذرۃ

"مجھے اس شخص پر تعجب ہوا جو اپنی صورت پر اترا رہا تھا اس لئے کہ ابھی کل تو وہ ناپاک نطفہ کی شکل میں تھا"

وفی غد بعد حسن ھیئتہ
یصیر فی اللحد جیفۃ قذرۃ

"اور آئندہ کل کو قبر میں وہ نجس مردار کی صورت میں ہوگا"

وھو علی تیھہ و نخوتہ
مابین ثوبیہ یحمل العذرۃ

"اور وہ اپنی نخوت و کبر کے باوجود اپنے کپڑوں میں گندگی بھرے ہوئے ہوگا"

● ایک سال مدینہ منورہ رزقنا اللہ العود الیہا میں قحط ہوا لوگوں کو ازحد غم ہوا ایک روز اہل مدینہ نماز استسقاء کے واسطے نکلے اور ابن المبارک بھی نکلے سب لوگ دعا مانگنے لگے آہ و زاری کرنے لگے کسی کی دعا قبول نہیں ہوتی تھی ایک سیاہ صورت حبشی آیا اور وہ فقط ایک لنگی باندھے تھا اور ایک چادر موٹی سی پر ڈالے ہوئے تھا اور وہ کہنے لگا الٰہی ہم گناہ گار ہیں اور تو نے پانی روک لیا ہے ہم لوگوں کی تادیب کے لئے یا اللہ اسی وقت پانی برسا اور پانی سے ہم کو تر کر، جب اس شخص نے یہ دعا کی فی الفور رحمت خداوندی نازل ہوئی اور آسمان بادلوں کی وجہ سے چھپ گیا اور پانی بھی خوب برس گیا، اس کو امام غزالی نے ابن المبارک سے باب آداب الدعا میں نقل کیا ہے اور ایسے زمانے میں جب ایسے شخص کو لوگ دیکھتے ہیں تو اس کی بدصورتی کے سبب اس کو دیوانہ سمجھتے ہیں، اس سے بھاگتے ہیں کبھی اس کو

ذلیل کرتے ہیں کبھی اس سے استہزا کرتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ شاید یہی شخص کاملین میں سے ہو جیسا کہ ابھی ذکر آیا اویس قرنیؒ جب وعظ سنتے تھے تو جنت کا ذکر آجاتا تو بہت خوش ہوتے اور اگر جہنم کا ذکر آتا تو بہت خوف کرتے اور چیخ چلا کر بھاگتے سننے کی تاب نہ لاتے، اس فعل پر لوگ انکو مجنون بتاتے۔

الحاصل مدار حسن انجام اور خیر مرام کا ظاہری حرکات و سکنات پر نہیں ہے بلکہ اس کا مدار نیت اور اعمال پر ہے لہذا کسی کی غیبت کرنا حرکات و سکنات میں یا اعمال میں مناسب نہیں ہے، واللہ اعلم۔

مدار نجات حسن خاتمہ پر

ایک مفسد شخص مرگیا کوئی شخص اس کی ایذا رسانی کی وجہ اس کے جنازہ کے واسطے نہیں آیا اس کی بیوی دو آدمیوں کو کرایہ دیکر اس کا جنازہ عیدگاہ میں لے گئی، کسی شخص نے اس پر نماز نہ پڑھی تو وہ عورت تدفین کے واسطے جنگل میں لے گئی، اس مقام کے قریب ایک پہاڑ تھا جس پر ایک زاہد رہتا تھا وہ زاہد اس پہاڑ سے اترا اور مفسد کے جنازہ پر نماز پڑھنے کا ارادہ کیا، یہ خبر شہر میں مشتہر ہوئی ساری خلقت نماز کے واسطے جمع ہوئی جب نماز ہو چکی تو لوگوں نے زاہد کی اس حرکت پر تعجب کا اظہار کیا کہ باوجودیکہ یہ شخص ایسا مفسد تھا مگر زاہد نے اس کے جنازے کی نماز ادا کی پس زاہد نے کہا کہ مجھ کو الہام ہوا کہ یہ جو جنازہ آرہا ہے اس کو ہم نے مغفور کیا ہے، اس واسطے میں نے نماز ادا کی، یہ سن کر لوگوں کو مزید تعجب ہوا کہ یہ مفسد شخص کیونکر بخشا گیا، پس زاہد نے اس مفسد کی بیوی سے پوچھا کہ اس شخص کا کیا حال تھا، اس نے کہا یہ شخص ہمیشہ شراب پیتا تھا ہر طرح کا گناہ کرتا تھا، لیکن تین باتیں اس میں خیر کی تھیں ایک یہ کہ صبح کو جب بے ہوشی ختم ہو جاتی غسل کرتا، وضو کرکے صبح کی نماز با جماعت پڑھتا تھا، دوسرے یہ کہ ہمیشہ دو ایک یتیم کو اپنے گھر میں رکھتا اور ہمیشہ احسان کرتا تیسرے یہ کہ جب شراب کے نشے سے اس کو افاقہ ہو جاتا تو خدا سے ڈرتا اور کہتا یا باری تعالیٰ معلوم نہیں تو مجھ کو جہنم کے کونسا میں سے کس کونے میں ڈالے گا، جب عابد نے یہ سنا کہا کہ بخشش کی وجہ یہی تین چیزیں ہوئی ہیں۔

● ایک صالح جوان مرد نے خواب میں ایک عابد کو دیکھا کہ وہ جہنم میں داخل ہوا اور ایک بادشاہ کو دیکھا کہ وہ جنت میں داخل ہوا، اس جوان نے خواب میں لوگوں سے اسکا سبب پوچھا لوگوں نے کہا اگرچہ عابد نہایت عبادت کرتا تھا لیکن ایک عیب رکھتا تھا اور وہ یہ کہ بادشاہوں سے ملاقات بہت کرتا تھا کچھ دنیا کی طرف بھی مائل تھا اس واسطے وہ جہنم میں گیا اور بادشاہ اگرچہ ظالم تھا لیکن اس کا عقیدہ بہت اچھا تھا، درویشوں سے نہایت خلوص رکھتا تھا، یہ امر اسکا اللہ تعالیٰ کو پسند آیا ہے اسی سبب سے اللہ تعالیٰ نے اس کو مغفور کیا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مدار نجات ظاہر پر نہیں ہے کیونکہ کبھی حال برعکس ہو جاتا ہے معاملہ بدل جاتا ہے اگر کوئی شخص ہمیشہ ہاتھ میں تسبیح رکھتا ہے کپڑا پیوند لگا ہوا پہنتا ہے اس کا جنتی ہونا معلوم نہیں ہاں اگر تمام اعمال بد سے بچتا ہے ہر صغیرہ سے حتی الوسع پرہیز کرتا ہے تو اس کو البتہ جنت کا استحقاق ہوتا ہے ۔

دلقت بچہ کار آید و تسبیح و مرقع

خود را ز عملہائے نکوہیدہ بری ساز

دو تیری گدڑی اور تسبیح و پیوند کس کام کے ہیں تو برے کاموں سے اپنے آپ کو الگ رکھ لے

اسی طرح جو شخص ہمیشہ گناہ کرتا ہے اس کا بد ہونا یقینی نہیں کیونکہ شاید خدائے تعالیٰ اس کی کسی ادنیٰ عبادت کو پسند کرے اور اس کے گناہوں سے درگذر کرے، پس اپنی عبادت کے سبب اپنی ذات کو بہتر سمجھنا اور دوسروں کو بد سمجھ کر ان کی غیبت کرنا از حد برا ہے۔

● عمر بن ذر کا ایک ہمسایہ جو کہ فاسق تھا مرگیا، اکثر لوگوں نے اس کو ذلیل سمجھا اور اس کے گناہوں کی کثرت کے سبب اس کی نماز جنازہ سے کنارہ کیا لیکن ابن ذر نے نماز ادا کی اور تجہیز و تکفین بھی کی، جب تدفین سے فارغ ہوئے تو اس کی قبر پر کھڑے ہو کر کہنے لگے اے شخص! میں جانتا ہوں کہ تو نے تمام عمر اسلام میں گذاری اور تو نے نماز بھی ادا کی بس یہی نیکی کافی ہے اگرچہ لوگ تجھ کو کہتے ہیں کہ فلاں شخص بڑا گناہگار تھا لیکن میں کہتا ہوں کہ کون شخص گناہگار نہیں ہے

● حضرت یحییٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام جب آٹھ برس کے ہوئے تو بیت المقدس میں تشریف لائے، وہاں کے عابدوں کو دیکھا کہ نہایت عبادت کرتے ہیں یہاں تک کہ بعض لوگ نفس کشی کے واسطے اپنے آپ کو رسیوں سے باندھتے ہیں یہ حال دیکھ کر ان کو بھی جوش ہوا اور اپنے وطن کو روانہ ہوئے راہ میں ان کے ہم نشین چند لڑکے لہو و لعب میں مشغول تھے انکو بھی انھوں نے بلایا یحییٰ نے کمال فطانت سے کنارہ کرکے کہا کہ اے لڑکو! مجھ کو خدا تعالیٰ نے عبادت کے واسطے پیدا کیا نہ کہ لہو و لعب کے واسطے بعدہٗ حضرت یحییٰ اپنے والدین سے اجازت طلب کرکے بیت المقدس میں مقیم ہوگئے۔

● حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے سنا کہ فلاں شخص نے میری غیبت کی اس کے پاس کچھ ہدیہ بھیجا اور کہلا بھیجا کہ تو نے غیبت کے سبب اپنی نیکیاں مجھ کو دیں، اس کے بدلہ میں یہ ہدیہ بھیجتا ہوں

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان الرجل ليعطى كتابه منشورا فيقول يارب فاين حسنات كذا وكذ عملتها ليست في صحيفتي فيقول له محيت باغتيابك الناس.... وہ بعض لوگوں کو قیامت کے میدان میں کتاب اعمال کھلی ہوئی ملے گی وہ لوگ دیکھ کر کہیں گے یا اللہ میں نے فلاں فلاں نیکیاں دنیا میں کی تھیں وہ کیا ہوئیں کہ میرے نامۂ اعمال میں نہیں ہیں، اللہ تعالیٰ جواب دے گا کہ چونکہ تم نے دنیا میں لوگوں کی غیبتیں کی تھیں اس واسطے وہ نیکیاں تمہاری کتاب سے محو کرکے جن کی تم نے غیبت کی تھی ان کے نامۂ اعمال میں درج کی گئیں (اس کو منذری نے کتاب الترغیب والترہیب میں نقل کیا ہے)

صحیفہ جو ظالم کا ہوگا تمام
نہ ہوگا کہیں اس میں نیکی کا نام
کہے گا الٰہی مری نیکیاں
لکھی تھیں جو ساری گئیں ہاں کہاں
یہ ہو حکم نامے میں مظلوم کے
ترے کام نیک سب ہیں اس میں لکھے

اعلان

محمد اشرف فریدی جو اسلام آباد میں ہفت روزہ ختم نبوت کی تقسیم کا کام کرتے تھے۔ اب کا اب ہفت روزہ ختم نبوت سے کوئی تعلق نہیں لہذا تمام احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ان سے کسی قسم کا لین دین نہ کیا جائے ورنہ ادارہ ذمہ دار نہ ہوگا۔ منجانب ادارہ۔

اسلامی تاریخ کے تابندہ نقوش

مسلم عدل گستری

از ڈاکٹر محمد اجتباء ندوی الٰہ آباد

عدل وانصاف قوموں کی بقاء اور خیر و برکت سکون و اطمینان اور چین و عافیت کا سبب ہے کسی قوم نے انصاف سے پہلو تہی برتی تو ہلاک و برباد ہوئی۔ اور خدائے تعالٰے کے غیظ و غضب اور ناراضگی سے دوچار ہوئی۔ ایک پرانی کہاوت چلی آ رہی ہے کہ قومیں اس وقت تک باقی پھلتی پھولتی رہتی ہیں جب تک ان میں انصاف قائم رہتا ہے۔ انصاف ہی کے ذریعہ حق داروں کو حق ملتا ہے اور معاشرہ کو امن و امان نصیب ہوتا ہے۔ اسی بنا پر آسمانی پیغاموں میں اہم ترین مقاصد میں عدل و انصاف کا قیام رہا ہے۔ ارشادِ باری تعالٰے ہے۔

وإذا حكمتم بين الناس أن تحكموا بالعدل "اور جب لوگوں کے مابین فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔"

وأمرت لأعدل بينكم۔ "اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان انصاف سے فیصلہ کروں۔"

معزز قارئین! گذشتہ چند قسطوں میں عدل و انصاف کے کچھ شاندار واقعات سن چکے ہیں۔ آج کے مضمون میں ہم چند سطریں عباسی خلیفہ مہدی بن ابی جعفر المنصور کے مقرر کردہ کوفہ کے قاضی شریک بن عبداللہ نخعی کی عدالت پر لکھ رہے ہیں بڑی مشکل اور بہت ہی خوشامد برآمد سے قاضی شریک نے ابوجعفر منصور کی گذارش پر کوفہ کا قاضی ہونا منظور کر لیا بعض مخلص دوستوں اور خلافت تک رسائی رکھنے والے اعیان سے قضاء کے عہدہ کی گلو خلاصی کی کوشش کی مگر ابوجعفر اور اس کے بعد مہدی نے گوارہ نہ کیا کہ اس دور کا اتنا بڑا عالم فقیہ اور انصاف پرور جو خدا کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرتا اور نہ کسی کے جاہ و منصب کے سامنے جھکتا ہو، کی بے پایاں صلاحیتوں سے ملتِ اسلامیہ محروم رہے۔ قاضی شریک بخارا میں ۹۵ھ میں پیدا ہوئے۔ وہاں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ پھر ان کے چچا انہیں کوفہ لے گئے اور کچھ ہی عرصہ کے بعد کوفہ اور بغداد کے ممتاز علماء، فقہاء اور صالحین میں ان کا شمار ہونے لگا۔

آیئے دیکھئے! وہ عدالت میں بیٹھے ہیں۔ اس دن کا آخری مقدمہ ان کے سامنے پیش ہے۔ فیصلہ کر کے اٹھنا چاہتے ہیں کہ ایک خاتون دروازہ سے داخل ہوتی ہے چال ڈھال اور انداز سے مظلوم اور خوفزدہ لگتی ہے قاضی شریک کے سامنے کھڑے ہو کر لکھی آواز میں کہتی ہے میں اللہ تعالٰی سے اور پھر اس کے بعد آپ سے اپنے مظلوموں سے ظلم دور کرنے والے قاضی انصاف چاہتی ہوں۔ قاضی نے پوچھا۔ تم پر کس نے ظلم کیا ہے۔ خاتون نے جواب دیا: کوفہ کے امیر اور امیر المومنین مہدی کے چچازاد بھائی موسٰی بن عیسٰی۔ قاضی نے کہا: پوری بات صاف صاف بتاؤ! خاتون نے بیان کرنا شروع کیا: محترم قاضی دریائے فرات کے کنارے مجھے اپنے والد سے وراثت میں ایک باغ ملا تھا اس میں کھجور کے درختوں کے علاوہ کھیتی اور پیداوار بھی ہوتی ہے میں نے اس باغ کو اپنے بھائیوں اور بہنوں میں تقسیم کر لیا تھا۔ اور ان کے اور اپنے باغ کے درمیان ایک دیوار اٹھالی تھی اور ایک فارسی شخص کو جو باغ اور کاشت کے فن کا ماہر تھا۔ اپنا کارندہ مقرر کیا تھا۔ اس فارسی شخص نے چند برس باغ میں خوب محنت کی باغ سے کافی غلہ اور کھجور حاصل کرتی اور اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالتی۔ کچھ عرصہ قبل امیر موسٰی بن عیسٰی نے میرے بھائیوں کا باغ خرید لیا اور میرا باغ خریدنا چاہا اس نے بڑی پیش کش کی اور مجھے لالچ دلائی۔ مگر میں اپنا باغ فروخت کرنے پر راضی نہ ہوئی امیر غصہ ہوا اور اس نے مجھے دھمکی دی مگر پھر بھی خوفزدہ نہ ہوئی۔ آج رات اس نے اپنے پانچ سو غلاموں اور ایک کارندہ کو بھیج کر میری دیوار گرا دی اور اس کے نشانات اس طرح مٹا دیئے کہ میرے اور اس کے درخت اور کاشت گڈمڈ ہو گئی اور پہچاننا اور تمیز کرنا دشوار ہو گیا۔ قاضی نے اسی وقت پرچہ لکھا۔ صلاۃ و سلام کے بعد! خدا امیر کو سلامت رکھے اور اپنی نعمتوں سے مالا مال کرے میرے پاس فلاں خاتون آئی اور اس نے بتایا کہ امیر نے کل اس کا باغ غصب کر لیا ہے۔ اس لیے امیر اسی وقت عدالت میں حاضر ہو یا اپنا مختار بنا کر بھیجے۔ والسلام

عدالت کے چپراسی کو مہر بند مراسلے دے کر امیر موسٰی بن عیسٰی کے پاس بھیجا۔ امیر نے خط پڑھا تو غصہ سے سرخ ہو گیا۔ اور چپراسی کو حکم دیا کہ فوراً کوتوالِ شہر کو بلا لاؤ۔ کوتوال حاضر ہوا تو امیر نے اس سے کہا کہ قاضی شریک کے پاس جاؤ اور ان سے میری جانب سے کہو کہ سبحان اللہ تمہارا عجب حال ہے کہ ایک احمق عورت کو میرے خلاف دعوٰی کرنے پر فیصلہ دیتے ہو جب کہ اس کا دعوٰی درست نہیں ہے۔ کوتوال نے پوچھا کہ کیا قاضی نے فیصلہ سنا دیا ہے؟ امیر نے کہا کہ یہی کیا کم ہے کہ میں اس عورت کے ساتھ عدالت میں کھڑا کیا جاؤں۔ کوتوال نے کہا کہ امیر کی بڑی مہربانی ہوگی کہ وہ مجھے اس کام سے معاف کر دے آپ کو معلوم ہے کہ قاضی شریک کا فیصلہ اٹل ہوتا ہے امیر نے مشتعل ہو کر کہا کہ خدا تمہارا ستیاناس کرے تم بلا تردد جاؤ۔ کوتوال بڑے شش و پنج میں تھا کہ اب کیا کرے پھر سوچا کہ اگر میں نے امیر کا پیغام قاضی شریک کو پہنچا دیا تو مجھے کیا نقصان پہنچے گا۔ لیکن پھر بھی تردد تھا کہ یقینی طور پر قاضی مجھے امیر کے اس کام میں شریک سمجھیں گے اس نے اپنے خدام کو آواز دی اور ان سے کہا کہ تم کچھ کھانے پینے کا سامان لے کر جیل میں پہنچا دو۔ پھر کوتوال قاضی شریک کی خدمت میں حاضر ہوا اور بڑے ادب اور نرمی سے امیر کا پیغام پہنچایا کیونکہ اسے اپنے اس اقدام کے غلط ہونے کا احساس تھا۔ قاضی شریک نے کوتوال سے کہا

میں نے تو امیر کو عدالت میں طلب کیا تو اس نے تمہارے ذریعہ ایسا پیغام بھیجا ہے جس کا عدالت سے کوئی واسطہ نہیں تو تمہیں اس سے کیا غرض اور کیوں آئے۔ پھر چپراسی کو آواز دی اور کہا کہ اسے جیل میں بند کر دو۔ کوتوال نے سن کر کہا کہ خدا کی قسم مجھے اس کا علم تھا کہ آپ مجھے جیل بھیجیں گے۔ اس لیے میں اپنا انتظام کر کے آیا ہوں امیر موسیٰ کو کوتوال کی گرفتاری کی خبر پہنچی تو اس نے اپنے دربان سے کہلا بھیجا کہ کوتوال تو میرا پیغام لے کر گیا تھا اس کی کیا غلطی۔ قاضی صاحب نے دربان کو بھی جیل بھجوا دیا۔ امیر موسیٰ کو دربان کی گرفتاری کا بھی علم ہوا تو اس نے عصر کی نماز پڑھ کر اسحاق بن اشعث اور کوفہ کے دوسرے اعیان اور سربرآوردہ لوگوں کو بلوایا اور ان سے قاضی شریک اور اپنے دونوں ایلچیوں کی توہین کا واقعہ سنایا اور کہا کہ عوام میں سے نہیں کہ وہ میرے ساتھ عام مجرموں جیسا برتاؤ کریں۔ قاضی شریک جب حسب معمول عصر کی نماز پڑھ کر مجلس میں جلوہ افروز تھے کوفے کے سربرآوردہ حضرات تشریف لائے اور امیر کی گفتگو نقل کی مزید کچھ باتیں ایسی کہیں جس سے ان کے خیال میں قاضی شریک نرم پڑ جائیں قاضی صاحب نے ان لوگوں کو مخاطب کر کے کہا کہ آپ لوگ ایک ایسی بات کے بارے میں کہنے آئے ہیں کہ جس میں حق کے سوا اور کچھ نہیں سکتا۔ کیا عدالت صرف عوام کے مسائل حل کرنے کے لیے ہے یا انہیں کے خلاف فیصلہ کرنے کے لیے بنائی گئی ہے لیکن انصاف کے سلسلہ میں عام و خاص کی کوئی تفریق نہیں ہے۔

مجھے اس وقت حضرت عمر بن خطابؓ کا یہ تاریخی جملہ یاد آرہا ہے انہوں نے جبلہ کے فرماں روا جبلہ بن ایہم سے اس وقت فرمایا تھا۔ اس نے کعبہ شریف کے طواف کے دوران ایک عام آدمی کو تھپڑ رسید کیا۔ کیونکہ اس کا پیر اس کی لنگی پر پڑ گیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے فیصلہ کیا کہ وہ عام آدمی جبلہ کو اسی طرح تھپڑ رسید کرے تو جبلہ نے جواب دیا میں فرماں روا ہوں اور وہ بازار کا ایک عام آدمی ہے یہ کیسے ممکن ہے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: "اسلام نے تم دونوں کو مساوی بنا دیا ہے۔" پھر قاضی شریک نے محلے کے نوجوانوں کو بلایا اور کہا کہ ان میں سے ہر ایک کا ہاتھ پکڑ کر جیل پہنچا دو اور ان اعیان کوفہ سے کہا تم سب فتنہ پرداز اور ظالم کے معاون و سفارشی ہو اس لیے تمہاری سزا جیل ہے وہ سب کے سب جیل پہنچا دیئے۔ امیر موسیٰ کو اطلاع ملی گھبرا گیا۔ لیکن رات کی تاریکی میں اپنے ملازموں کے ساتھ خود جا کر جیل کا دروازہ کھول دیا اور سب کو جیل سے آزاد کر دیا۔ صبح کو جیل کے داروغہ نے قاضی صاحب کو عدالت میں جا کر اس کی رپورٹ کی قاضی شریک

باقی صفحہ ۲۶ پر

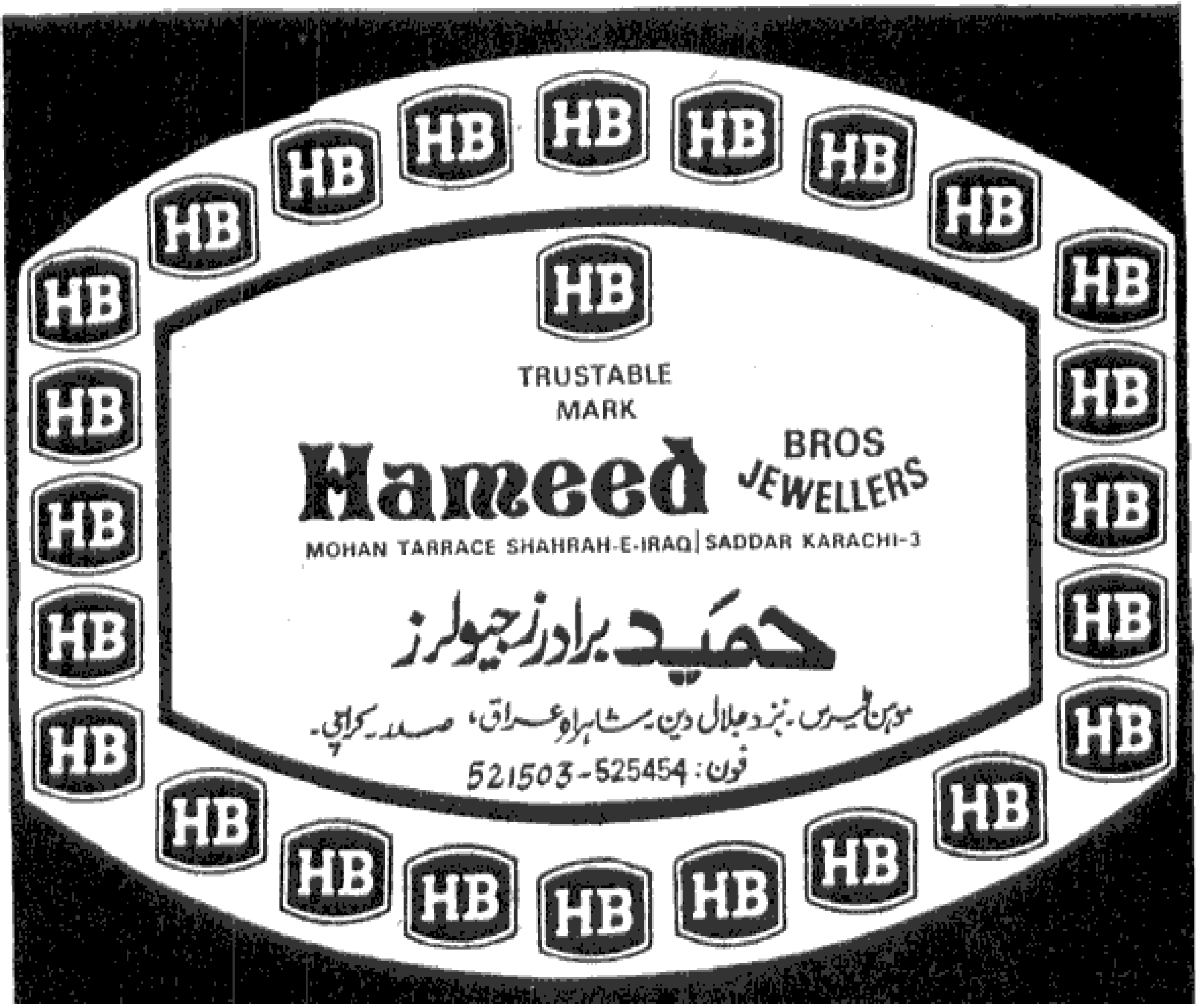

اسلامی معاشرہ میں خواتین کا کردار

تحریر:- ملکہ افروز روہیلہ

یہ لکھتے ہوئے دکھ ہوتا ہے کہ ہمارا آج کا معاشرہ انتشار و اضطراب کی کیفیت سے دوچار ہے۔ عصبیت رنگ و نسل کے آسیب ہر لمحے ہر گھڑی سیکڑوں بستیوں کو اجاڑ رہے ہیں۔ یہ وہی تاریکی ہے جس کی مثال اللہ تعالیٰ نے یوں فرمائی ہے۔

"دریا کے اندر تاریکی موج در موج اٹھتی ہوئی لہریں اور اوپر گھنے بادلوں کی سیاہ چادر اندھیروں کو مزید گہری تاریکیوں میں دھکیل دیتی ہے کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا اگر کوئی شخص ڈوبنے سے بچنا چاہے تو گہری تاریکی کی وجہ سے نہیں بچ سکتا)

(سورۂ نور)

اس کائنات رنگ و بو میں آخر روشنی و نور کی کرن کیوں نہیں پھوٹتی، محبت و آشتی کا سورج کیوں نہیں طلوع ہوتا۔ اس تاریکی میں امید کے جگنو اس کے موتی کیوں نہیں چمکتے؟

یہ وقت دراصل ان سوالات کے جواب جاننے مسائل کے حل کے لیے راہیں ڈھونڈنے اور عمل کی راہ ہے اس معاشرے کو امن کا گہوارہ بنانے کا ہے ان غلطیوں کوتاہیوں سے رجوع کرنے کا ہے جو انجانے میں دانستہ نادانستہ ابن آدم کی حیثیت سے ہم سے سرزد ہوئی ہیں۔ معاشرے کی اصلاح یا معاشرے کی درستگی کا عمل لمحوں یا گھڑیوں کا کام نہیں یہ قدم بقدم آگے بڑھنے والا ایک تاریخی تسلسل ہے۔ جو ماضی سے نسبت جوڑے بغیر پورا نہیں ہوتا!

وہ تابناک ماضی جو محسن انسانیت کی بعثت کے بعد تہذیب اسلامی نے خیر و آشتی، امن و سلامتی ایمان و اخلاق سے سجے اسلامی معاشرے کے روپ میں رہتی دنیا تک ایک روشن مثال کی صورت میں چھوڑا ہے۔

اس معاشرے کو بنانے سنوارنے اور سجانے میں نیکوکار صاحب ایمان مردوں کے ساتھ شانہ بشانہ مسلمان خواتین کا بے مثال کردار ہے۔ ان خواتین نے آنے والے وقت کو بتا دیا کہ مسلمان عورت ہوا کے رخ پر اڑنے والے خس و خاشاک اور پانی کے بہاؤ پر بہنے والے تنکوں اور ہر رنگ میں رنگ جانے والی بے رنگ شے نہیں! بلکہ یہ وہ بہادر نڈر ہے جو خدا اور اس کے رسولؐ کی دی ہوئی تعلیمات کی روشنی میں ہوا کا رخ بدل دینے کا عزم رکھتی ہے جو نامساعد حالات کی روانی سے ٹکرانے اور اس بہاؤ کو بدل لینے کی ہمت رکھتی ہے جو اللہ کے رنگ کو دنیا کے ہر رنگ سے زیادہ محبوب جانتی اور سمجھتی ہے تو پھر آج کی قومی و ملی زندگی میں خواتین نے اپنے اس کردار سے کیوں روگردانی کی ہے جو یہ معاشرتی بگاڑ کی وبا ہر سو پھیلتی جا رہی ہے؟

شاید اس لیے کہ ایک مرد کا بگاڑ تو صرف ایک مرد کی ہلاکت ہے مگر عورت کا بگاڑ پوری نسل کی تباہی ہے۔ اگر آج سارے مرد غلط راہوں پر چل نکلیں، صرف عورت صراط مستقیم پر جمی رہے تو اس بات میں کوئی شک نہیں کہ وہ چند ہی سالوں میں ایک نسل کو از سر نو صاحب کردار بنا سکتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک انسان کی فلاح و خیر اپنی سلامتی فکر اور درستی عمل محض مسلمان مرد کا خاصہ نہیں بلکہ وہ صاحب ایمان عورت کو بھی سربلندی، معیار، فلاح و تقویٰ اور سیرت و اخلاق کا پیکر قرار دیتے ہیں۔

سورۃ النحل میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"جس مرد و عورت نے بھی اچھا کام کیا اگر وہ مومن ہے تو ہم اس کو ایک پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور ان کے بہتر اعمال کا جنہیں وہ کرتے تھے اجر دیں گے"

کیا آج کے معاشرہ میں اصلاح معاشرہ سے بڑھ کر بھی کوئی اچھا کام یا نیک عمل ہے۔ قرآن مجید میں بار بار اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ زندگی کی گہما گہمی اور نشیب و فراز میں ہمیشہ مرد و عورت ایک دوسرے کے معاون و مددگار رہے ہیں۔ تمدن کا ارتقاء مرد و زن کے اتحاد سے عمل میں آیا ہے۔ جس طرح باطل کے پھیلاؤ میں مرد و عورت شریک کار رہے ہیں، اسی طرح حق کے فروغ اور اس کے غلبے اور اقتدار میں مرد اور عورت دونوں شانہ بشانہ مصروف عمل نظر آتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

"ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں ایک دوسرے کے معاون ہیں۔ بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرتے ہیں ان لوگوں پر اللہ ضرور رحم کرے گا بلاشبہ اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔" (سورۃ التوبہ)

حضورؐ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا "عورت اپنے شوہر اور اس کے بچوں کی نگران بنائی گئی ہے اس سے ان کے بارے میں پرسش ہوگی"

ذرا غور کیجئے معاشرے کا امن تباہ کرنے والے معاشرے میں بگاڑ پیدا کرنے والے کیا کسی گھر کے فرد نہیں ہوتے؟ یقیناً جو معاشرے میں تباہی پھیلاتے ہیں وہ بھی ایک گھر سے وابستہ ہوتے ہیں وہ کسی ماں کے بیٹے، کسی عورت کے شوہر اور کسی بہن کے بھائی ہیں تو اس کا مطلب پھر کہیں یہ تو نہیں کہ مسلمان عورت نے ماں، بیوی، بہن کی حیثیت سے اپنے فرائض احسن طریقے سے پورے نہ کیے ہوں، کیونکہ معاشرے میں ماحول کی صورت گری میں خواتین کا کردار مرکزی اہمیت کا حامل ہے۔ ایک گھر اور خاندان کا ماحول ایک خاتون کے جنبش ابرو کے گرد گھومتا ہے اگر خاتون خانہ سلیقہ شعار اور صبر و تحمل کا پیکر ہو تو گھر اور خاندان کا ماحول جنت کا نمونہ بن جاتا ہے گھروں میں اگر سکون و اطمینان کی کیفیت ہوگی تو ان گھروں سے نکلنے والے افراد باشعور، متحمل مزاج اور معاملات کو احسن طریقے سے سلجھانے والے ہوں گے۔

تاریخ اسلام شاہد ہے کہ دشمنان دین کو ناکام بنانے میں عورت نے جتنا براہ راست حصہ لیا ہے اس سے کہیں زیادہ وہ بالواسطہ باطل کی قوتوں سے مقابلہ کرتی رہی ہے۔ اگر اس نے محاذ جنگ پر تیر نہیں چلائے تو دشمن پر ناوک فگنی کرنے والے ہاتھوں کو ناوک فراہم کئے ہیں اگر اس نے تلوار نہیں اٹھائی تو تیغ زنی کے ماہر اسی کے زیر سایہ پل کر اپنے کام میں ماہر ہوئے۔

دین کی مدافعت اور اصلاح معاشرہ کے عمل میں شمشیر و سناں سے زیادہ عمل و کردار کا حصہ رہا ہے اصلاح کی پیش رفت نیزہ و تلوار کے بجائے شیریں زبان و بیان کی محتاج سمجھی گئی ہے۔ دور رسالت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے فیض کی برکت سے اروی بنت عبدالمطلب، ام عمارہؓ، رقیہ بنت اور دیگر اکابر خواتین نے معاشرتی فساد کے مقابلے میں اصلاح عمل کا جو پرچم بلند کیا وہ انہی کا حصہ ہے۔

حضرت خنساؓ اپنے چاروں بیٹوں کے ساتھ جنگ قادسیہ میں شریک تھیں۔ آغاز شب میں اپنے چاروں بچوں کو بلا کر آپؓ نے فرمایا!

”اے میرے بچو! بخدا جس طرح تمہاری ماں ایک ہے اسی طرح تمہارا باپ بھی ایک ہے اس لیے تمہارے اعمال بھی شریفوں کے سے اور اعلیٰ و ارفع ہونے چاہئیں تمہیں معلوم ہے کہ خدا نے کفار کے ساتھ جنگ کے عوض کس قدر ثواب تیار کر رکھا ہے خوب سمجھ لو اس فنا ہونے والی دنیا سے دارالبقا بہتر ہے۔“

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

”اے ایمان والو! ثابت قدم رہو اور ثابت قدمی سے ایک دوسرے کا مقابلہ کرو حق کی راہ میں لگے رہو اور اللہ سے ڈرو شاید تم فلاح پاؤ۔“

خواتین نے اپنوں ہی کو حق پر ثابت قدم رکھنے کی کوششیں نہیں کیں بلکہ معاشرہ میں جہاں کہیں ان کو بگاڑ نظر آیا۔ خرابی کی صورت دکھائی دی اس کو بدلنے اور اس کی جگہ خیر و صلاح کو قائم کرنے کی کوششیں اور جدوجہد

باقی صفحہ ۲۰ پر

بلغاریہ میں مسلمانوں کی حالت

تحریر: محمد برکت اللہ احمد

بلغاریہ میں اسلام کی تاریخ بہت پرانی ہے سلطان مراد اول کے زمانے میں تھریس پر ترکوں کے قبضے کے بعد بلغاریہ کے علاقے میں اسلام پھیلا۔ جغرافیائی طور پر بلغاریہ سلطنت عثمانیہ کا ایک صوبہ تھا سلطان مراد نے جزیرہ نما بلقان کو فتح کر کے ادرنہ کو اپنا دارالسلطنت بنالیا تو اہل یورپ کو اسلام سے خطرہ ہونے لگا ان حالات کے پیش نظر سرویا، بوسینا، البانیہ، بلغاریہ، ہنگری اور پولینڈ کی فوجوں نے سلطنت عثمانیہ پر صلیب اور مسیحیت کی حفاظت کیلئے چڑھائی کر دی لیکن سلطان مراد نے اس متحدہ صلیبی فوج کو عبرتناک شکست دی سلطان مراد کے جانشین بایزید نے بھی صلاح الدین ایوبی اور رکن الدین بیبرس کی طرح اپنے عہد میں متحدہ مسیحی لشکر کا شیرازہ بکھیر دیا۔

ادرنہ کا شہر ۱۳۶۲ میں فتح ہونے کے چند سال بعد بلغاریہ مکمل طور پر ترکوں کے تسلط میں آگیا اناطولیہ سے سینکڑوں مسلمان یہاں آکر آباد ہوگئے اور مقامی آبادی بھی اسلام کی طرف مائل ہونے لگی اس کے بعد مسلسل پانچ صدیوں تک بلغاریہ ترکی کے زیر نگین رہا۔ بایزید اور تیمور لنگ کی جنگ انگورہ کے بعد مسلمانوں کی بدقسمتی کے باعث یورپ کی فضا اسلام کی خوشبو سے معطر نہ ہو سکی۔ سلطان سلیمان اعظم کے دور میں سلطنت عثمانیہ دنیا کی سب سے بڑی سپر پاور تھی۔

۱۸۷۰ میں روس نے فرانس اور جرمنی کی جنگ سے فائدہ اٹھا کر بحیرۂ اسود پر قبضہ کر لیا اور دولت عثمانیہ کو تباہ حال کرنے کے لئے بلقانی ریاستوں کے عیسائیوں کو بغاوت پر اکسایا۔ پانچ سال بعد جب روس، جرمنی اور آسٹریا کی پلاشیری سے بلغاریہ کے علاقے میں عیسائیوں نے بغاوت کردی وہاں کے حکام نے سلطان سے قیام امن کے لئے فوجی دستے بھیجنے کی درخواست کی لیکن روس نے دباؤ ڈال کر ایسا نہ کرنے دیا نتیجتاً بلغاریہ کے علاقے میں عیسائیوں نے مسلمانوں کا قتل عام شروع کر دیا۔

۱۸۷۷ کے معاہدہ برلن کی وجہ سے ترکوں کو روس کے خلاف جنگ میں پسپائی اختیار کرنا پڑی تو بڑی طاقتوں نے دولت عثمانیہ کے یورپی مقبوضات میں آزاد سلطنتیں قائم کرا دیں اس طرح سلطنت عثمانیہ کے صوبوں کی جگہ یونان، سربیا، بلغاریہ، رومانیہ اور مونٹی نگرو کی حکومتیں وجود میں آگئیں مصر پر انگلستان نے اور تیونس و الجزائر پر فرانس نے قبضہ کر لیا طرابلس اٹلی کے ہاتھ آگیا۔ اس طرح بلغاریہ کو آزاد مملکت تسلیم کر لیا گیا۔

بعد میں بلغاریہ کے ملحقہ سرحدی علاقے بھی صلیبی سازشوں کے تحت بلغاریہ کا حصہ بنا دیئے گئے اور بلغاریہ میں آباد ترک مسلمانوں کو بھی بلغاریہ کی قومیت اور شہریت اختیار کرنا پڑی بلغاریہ نے آہستہ آہستہ جنوبی رومانیہ اور دیگر اطراف کے علاقوں پر قبضہ جمالیا اس طرح مسلمانوں کی وہ سلطنت جو اورخان کے عہد میں پھیل ہوئی اور دنیا نا تک مسیحی یورپ کے سینے پر قائم تھی مٹتی نظر آنے لگی روس اور ترکی کے درمیان جنگ ۱۸۷۷ء وجوہات ماہ تک جاری رہی دس لاکھ سے زائد ترک مسلمانوں کو بے وطن ہونا پڑا اور روسی فوج بے دریغ مسلمانوں کا خون بہاتی رہی بلغاریہ کے آزاد ملک کی حیثیت اختیار کرنے کے بعد مسلمانوں کے حقوق منظم انداز میں پامال کئے گئے وہ زرخیز و خوشحال علاقے جن میں ستر فیصد سے زائد زمینیں مسلمانوں کے پاس تھیں ترکی سے چھین گئے۔ زرعی اصلاحات کے بہانے مسلمانوں سے یہ زمینیں مکانات و مویشی چھین لئے گئے۔ زمینداروں کو چھوٹے چھوٹے کاشتکار بنا دیا گیا شہر میں بسنے والے ملازم اور تاجر طبقہ کو مزدور اور دستکار بننے پر مجبور کر دیا گیا صرف ایک فیصد ملازم پیشہ مسلمان رہ گئے۔

۱۹۴۴ء کے اشتراکی انقلاب کے بعد مذہبی معاشی اور تعلیمی میدانوں میں مسلمانوں کے خلاف منظم انداز میں مہم

شروع کی گئی۔ مسلمانوں کو اپنے قدیم رسوم و رواج ترک کرنے پر مجبور کیا گیا اور عام زمینوں کو سرکاری ملکیت میں لے لیا گیا مسلمانوں کو مختلف جگہوں پر الگ الگ آباد کیا گیا تاکہ وہ کسی جگہ اکثریت میں نہ رہ سکیں اس زمانے میں بلغاریہ کے مسلمانوں نے صوفیہ میں ایک کانفرنس کے ذریعے جداگانہ تعلیم کا مطالبہ کیا تو بلغاریہ کی کمیونسٹ پارٹی کے سربراہ اور وزیراعظم نے کہا کہ بلقان کے علاقے صرف بلغاریوں کیلئے ہیں ہم شمالی ترکوں کے تمام نشانات و آثار مٹا دیں گے۔ اس بیان کے بعد تمام ترک سکولوں اور مکاتب کو قومی تحویل میں لے لیا گیا۔ ترکی زبان پر پابندی عائد کی گئی جس سے ترک مسلمانوں میں ناخواندگی کا تناسب بڑھ گیا۔ بلغاریہ میں مساجد کو شہید کرا دیا گیا۔ مدرسوں میں علماء کی تعلیم و تدریس ممنوع قرار دیدی گئی

اس سے پہلے ترکوں کو مساجد میں نماز ادا کرنے کی اجازت تھی۔

اقوام متحدہ کے کمیشن برائے حقوق انسانی نے ڈاکٹر انجیلو ویڈال کو اپنا خصوصی نمائندہ بنا کر مسلمانوں کی صورتحال پر رپورٹ مرتب کرنے کیلئے بھیجا ڈاکٹر انجیلو نے اس رپورٹ میں جو ۱۹۸۸ میں مرتب کی گئی بتایا ہے کہ اس رپورٹ کیلئے میں نے سرکاری حکام۔ سیاسی و مذہبی رہنماؤں۔ اراکین پارلیمنٹ۔ ادیب۔ صحافی طبقہ۔ اور عوام الناس سے ملاقاتیں کیں۔ صوفیہ۔ پزارجیک پلاوڈیف۔ اور ہاکوں میں مسلمانوں کی مساجد کا بھی معائنہ کیا۔ بلغاروی حکام کے مطابق اگر بلغاریہ کے مسلمانوں کو ترک کہا جاتا ہے تو اس کا تاریخی پس منظر ہے۔ عثمانی خلافت کے زمانے میں جب مسلمانوں نے بلغاریہ پر قبضہ کیا تو یہاں کے لوگوں کو مسلمان بنا لیا اس طرح یہ لوگ ترکوں کے رنگ میں رنگے گئے اس لئے اب نسلی اعتبار سے ہم انہیں بلغاروی نہیں سمجھتے بلکہ ترک قرار دیتے ہیں اگر یہ ترک، اپنی ثقافت اور اپنا مذہب چھوڑ دیں اور بلغاروی معاشرے میں مدغم ہو جائیں تو پھر انہیں نسلی اعتبار سے ترک نہیں سمجھا جائے گا۔

بلغاریہ کے آئین میں یہ ضمانت دی گئی ہے کہ نسلی امتیاز نہیں برتا جائے گا لیکن مسلمانوں کے ساتھ نسلی اور مذہبی امتیاز روا رکھا جاتا ہے آئین کے مطابق ہر شخص کو فکر و ضمیر کی آزادی ہے مگر مسلمانوں پر تبدیلی مذہب کے لئے دباؤ ڈالا جاتا ہے ڈاکٹر انجیلو ویڈال لکھتے ہیں کہ میں نے دیکھا بعض مساجد مخصوص اوقات میں کھولی جاتی ہیں ظہر اور عصر کی نمازوں کے وقت یہ مساجد مقفل ہوتی ہیں حکام کے مطابق یہ کام کے اوقات ہوتے ہیں اس لئے ان اوقات میں عبادت کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ ظاہر ہے یہ موقف اسلامی عقیدے کے خلاف ہے اور مسلمانوں کے بنیادی اور مذہبی حقوق پامال ہو رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ بلغاریہ کے مسلمان اپنی تاریخ کے تاریک ترین دور سے گذر رہے ہیں اسلام کے خلاف سرکاری طور پر پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے۔ حکام کے مطابق نوجوان نسل کو اس مذہب (اسلام) کی دلچسپی نہیں رہی۔ دوسری طرف حکومت نے احکامات جاری کئے ہیں کہ کوئی مسلمان ایسا نام نہیں رکھ سکتا جس سے اس کا اسلامی تشخص نمایاں ہو جن مسلمانوں نے اس کی تعمیل نہ کی انہیں نظربندی اور تشدد کا شکار ہونا پڑا اور انہیں ملازمتوں سے محروم کر دیا گیا۔

ڈاکٹر ریجلو نے اپنے دورے میں جن مسلمانوں سے ملاقات کی ان میں سے کسی کا نام بھی اسلامی نہیں تھا حتیٰ کہ مسلمانوں کے مفتی اور امام بھی مجبور کئے گئے تھے اور ان کے نام بھی غیر اسلامی تھے۔ بلغاروی حکومت نے مسلمانوں کے بارے میں غیر انسانی رویہ اختیار کر رکھا ہے کتنے ایسے مسلم خاندان ہیں جو ہجرت کر کے ترکی جا چکے ہیں۔ بلغاریہ کے مسلمان سماجی، سیاسی، مذہبی اور تہذیبی اعتبار سے ایک بہت بڑے بحران میں مبتلا ہیں۔ ان کے انسانی حقوق سلب کئے جا چکے ہیں جن کی بحالی ناگزیر ہے۔

بلغاریہ میں مسلمانوں پر جو کچھ گذر رہا ہے۔ پاکستان میں عموماً لوگ اس سے واقف نہیں ہیں ایک عربی جریدے دالامان نے ان کی حالت پر جو روشنی ڈالی ہے اس سے مسلمانوں کی مظلومیت کی رپورٹ سامنے آتی ہے۔ اخبار کے مطابق بلغاریہ میں حکومت نے وہاں کے مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا ہے ان پر انواع و اقسام کے مصائب توڑے جا رہے ہیں سینکڑوں مساجد بند کر دی گئی ہیں قرآن پاک کا جاننا۔ قرآن کی تعلیم دینا اور تشریح کرنا حکومت کی نظر میں ناقابل معافی جرم ہے اس جرم پر مسلمانوں کو پانچ دس سال تک قید بامشقت دی جاتی ہے جن میں اکثریت نوجوانوں کی ہے۔ وارکینو نامی شہر میں مسلم نوجوانوں کو گرفتار کر کے تشدد کا نشانہ بنایا گیا ان کی رہائی کے لئے یہ شرط مقرر کی گئی کہ وہ ایک تحریری معاہدہ پر دستخط کریں کہ وہ آئندہ قرآن پاک کی تعلیم کے حلقوں میں شامل نہیں ہوں گے اس طرح طاقت کے بل پر دستخط کرانے کے بعد انہیں رہا کیا جاتا ہے جو نوجوان دوبارہ یہ حرکت کرے اسے پانچ سال قید کی سزا دی جاتی ہے جس مسلمان کا لڑکا قرآن اور اس کی تعلیمات کے متعلق کچھ دیکھ جاتا ہے اسے پانچ سے دس سال تک سزا دی جاتی ہے اور اسے مسلمانوں کی اکثریتی آبادی سے دور محبوس کر کے اس کے ذریعہ معاش اور کاروبار کو ختم کر دیا جاتا ہے بہت سی اسلامی آبادیوں کو یہ بہانہ بنا کر کہ حکومت کو یہاں پر غیر قانونی اشیاء کے ذخیرے کی شکایت ملی ہے گرا دیا جاتا ہے قرآن پاک کے نسخے بحق سرکار ضبط کر لئے جاتے ہیں مسلمانوں پر خفیہ پولیس کی کڑی نگرانی ہے جو عورت حجاب یا پردہ کرتی ہے یا سر ڈھانپتی ہے اسے مارکیٹ اور عام جگہوں میں جانے اور خریداری کی اجازت نہیں ہے نہ ہی وہ بسوں پر سفر کر سکتی ہے۔

کسی مسلمان ملک میں اقلیتی طبقے سے تعلق رکھنے والے کسی شخص کی اگر نکسیر بھی پھوٹ جائے تو مغربی دنیا میں شور مچ جاتا ہے اور انسانی حقوق کی دہائی شروع ہو جاتی ہے لیکن بلغاریہ میں مسلمان اقلیت پر جو انسانیت سوز مظالم ہو رہے ہیں ان پر انسانی حقوق کے علمبردار کسی ادارے کو احتجاج کی جرأت نہیں ہوئی۔

ہفت روزہ ٹائم کی رپورٹ کے مطابق برسر عام ترکی زبان میں بات چیت کرنا بھی خلاف قانون ہے اور اس پر کڑی سزا دی جاتی ہے اس طرح مسلمان کے لئے اپنے بچوں کے ختنے کرانے پر بھی پابندی عائد ہے اور سرکاری افسر شیر خوار بچوں کا اکثر معائنہ کرتے

باقی صفحہ ۲۵ پر

قادیانیت

تازہ بہ تازہ نو بہ نو

از مولانا منظور احمد الحسینی

نماز میں فارسی نظم :

ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ گرمیوں میں مسجد مبارک میں مغرب کی نماز پیر سراج الحق صاحب نے پڑھائی حضور مرزا قادیانی بھی اس نماز میں شامل تھے تیسری رکعت میں رکوع کے بعد انہوں نے بجائے مشہور دعاؤں کے حضور مرزا قادیانی کی ایک فارسی نظم پڑھی جس کا یہ مصرعہ ہے

؎ اے خدا اے چارۂ آزار ما "

(سیرت المہدی حصہ سوم ـ مرتبہ مرزا بشیر احمد ایم اے ، حصہ سوم صہ۱۳۳ ، روایت نمبر ۷ ، ایڈیشن اول اپریل ۱۹۳۹ ، قادیان)

اپنی زبان میں دعائیں

اور فاتحہ میں جو " اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم " کی دعا ہے اس کو مرزا جی بہت توجہ سے اور بعض دفعہ بار بار پڑھتے تھے اور فاتحہ کے اول یا بعد سورۃ کے پہلے یا پیچھے غرض کھڑے ہوتے ہوتے اپنی زبان میں یا عربی زبان میں علاوہ فاتحہ کے اور اور دعائیں بڑی عاجزی و زاری اور توجہ سے مانگتے ہیں ...... اور رکوع کی حالت میں اپنی زبان میں یا عربی زبان میں جو دعا کرنی چاہیئے کرتے ہیں "

مجموعہ فتاویٰ احمدیہ و نہج المصلی صہ ۵۷ ، ۶

(نماز پڑھنے کا طریقہ مطابق عقیدہ آنجہانی مرزا قادیانی)

سجدہ میں اپنی زبان میں دعائیں

" لہذا سجدہ میں اپنی زبان یا عربی زبان میں بہت دعائیں کرتے ہیں ...... (اور قعدہ میں) اس کے علاوہ اپنی زبان میں یا عربی زبان میں جو دعا چاہتے ہیں "

(کتاب مذکور صہ ۶۷)

لفظ آل محمد میں مرزا کا خیال کر لو :

" حضرت مسیح موعود (مرزا جی) پر درود پڑھنے کی تاکید اور نماز میں قطع و برید کی ممانعت "

فرمایا لفظ آل محمد میں امام (مرزا قادیانی) کا خیال کر لو اور نماز میں کچھ تغیر و تبدل ہرگز مت کرو تاکید ہے ان آخر نماز میں سلام سے پہلے جس قدر چاہو دعائیں مانگ لو جس زبان میں چاہو مانگو مگر نماز میں قطع و برید ہرگز نہ کرنا (کتاب مذکور صہ ۸۵)

اپنی زبان میں دعائیں کرو

اور سجدہ و رکوع میں قرآن پڑھنے کی وجہ ایک باریک راز ہے ......

اس موقع پر کلام الٰہی نہیں پڑھنا چاہیئے اس لئے عبودیت کے رنگ میں دعا ہو اپنی زبان میں بے شک دعائیں کرو ، (صہ ۱۱ کتاب مذکور)

نبی آسکتے ہیں اور ضرور آسکتے ہیں

" میں کہتا ہوں حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب کو نبی نہ کہنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہے جس کو ہم کسی مخالفت کی وجہ سے برداشت نہیں کر سکتے " وہ تو مخالفت سے ڈراتے ہیں لیکن اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں اسے کہوں گا تو جھوٹا ہے ، کذاب ہے ـ آپ کے بعد نبی آسکتے ہیں اور ضرور آسکتے ہیں ۔

(انوار خلافت صہ ۶۵ مطبوعہ ۱۹۱۶ء / مجموعہ تقاریر مرزا محمود احمد ۔)

مرزا محمود کی بیماریاں :

" اس وقت لوگوں کے ملنے کی کوفت اور گرد وغبار کی وجہ سے میرے سر میں ایسی شدید درد ہے کہ باوجود اس کے کہ دوا کھا کے آیا ہوں ، ذرا سر ہلاتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا پھٹنے لگا ہے " ......

جیسا کہ آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ میں سخت بیمار رہا ہوں ، اس بیماری کی وجہ سے مجھے کچھ گھنٹے ضعف دل کے دورے ہوتے رہتے ہیں ۔

(عرفان الٰہی مجموعہ تقاریر مرزا محمود احمد مرتبہ منشی غلام نبی ۔

طبع قادیان دسمبر ۱۹۱۹ء

مرزا محمود کا اعلان کہ میں جاہل ہوں

" میں جانتا ہوں کہ میں جاہل ہوں کہ کوئی ڈگری حاصل نہیں کی اور نہ کوئی سند لی نہ انگریزی مدارس کا ڈگری یافتہ ہوں اور نہ عربی مدارس کا سند یافتہ ہوں قرآن اور بخاری اور چند کتب خلیفہ اول نے پڑھائی تھیں اور دروس النحو یہ مولوی سید سرور شاہ سے پڑھے تھے اس کے سوا اور کسی جگہ عربی نہیں پڑھی "

(عرفان الٰہی صہ ۹۴)

مرزا عورتوں کے جھرمٹ میں

کبھی سیر کو جاتا ہوں اور کبھی نہیں جاتا عموماً صبح کے وقت جاتا ہوں شام کو کبھی شاذ و نادر ہی جاتا ہوں ، میری بیوی کو مراق کی بیماری ہے کبھی کبھی وہ میرے ساتھ ہوتی ہے کیونکہ طبی اصول کے مطابق اس کے لئے چہل قدمی مفید ہے ان کے ساتھ چند خادم عورتیں بھی ہوتی ہیں ......

خادم عورتوں سے مراد خدمت گار عورتیں ہیں پندرہ سولہ عورتیں ہیں ـ چند خدمتگاریں کو ساتھ لے لیتی ہیں ۔

(ملفوظات مرزا قادیانی صہ ۴۴ ج ۲ مرتبہ محمد منظور الٰہی / مطبوعہ مفید عام پریس لاہور ۱۹۰۴ء ج ۲)

مرزا قادیانی کے اپنے قلم سے خود اپنے متعلق چند الہامات

ذیل میں قادیانیوں کی " وحی مقدس ..... " تذکرہ "

باقی صفحہ ۲۵ پر

قادیانیوں کو احمدی کہنا زبردست کفر ہے

از: حضرت مولانا عبداللطیف مسعود ڈسکہ

قسط نمبر ۲ ——— سلسلے کیلئے، دیکھئے شمارہ نمبر ۲

تفسیر روح المعانی میں ہے کہ:

اسمہ احمد: ھذا الاسم الجلیل علم نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ قول حسان رضی اللہ عنہ ؎

صلی الالٰہ ومن یحف بعرشہ
والطیبون علی المبارک احمدؐ

ترجمہ: یعنی اسمہٗ احمد۔ یعنی جلیل الشان نام ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا علم (ذاتی نام) ہے اسی پر حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا یہ شعر ہے۔

اللہ تعالیٰ۔ حاملین عرش۔ دیگر معظم فرشتے اور تمام صالحین اس ذات بابرکات (خاتم الانبیاءؐ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں جن کا اسم گرامی احمدؐ ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

اس کے بعد مفسر جلیل نے اسم احمدؐ کی اشتقاقی تشریح بیان فرما کر توراۃ، زبور اور صحف انبیاءؑ اور اناجیل میں مذکور آپ کے متعلق متعدد بشارات کا ذکر فرمایا خاص کر انجیل یوحنا کی فارقلیط والی بشارت عیسیٰؑ کا تفصیلی اور مدلل بیان فرما کر واضح کر دیا کہ ان تمام بشارات کا حقیقی مصداق صرف سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی ہیں۔

ایسے ہی تفسیر حقانی میں تفصیلی وضاحت موجود ہے۔ ملاحظہ کیجئے تفسیر سورۃ الصف مذکورہ بالا تفاسیر کے علاوہ اول سے لے کر آخر تک ہر ایک مفسر نے اسمہٗ احمدؐ کا مصداق صرف اور صرف محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو قرار دیا ہے۔ کسی دوسری شخصیت کا امکان بھی ظاہر نہیں کیا۔ بلکہ آج تک کسی بھی مسلمان کے حاشیہ خیال میں کسی دوسری شخصیت یا ہستی کا وہم تک نہیں گزرا۔ حتیٰ کہ کئی انصاف پسند عیسائی محققین نے بھی بڑی فراخدلی سے اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے۔

تفسیر فتح المنان میں اس آیت کی تفسیر میں مذکور ہے کہ:۔

ھو نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وھو علم منقول من الصفۃ وھی تحتمل ان تکون مبالغۃ من الفاعل فیکون معناھا انہ اکثر حمداللہ من غیرہ وقال الکرخیؒ انہ لما خصہ بالذکر لانہ فی الانجیل مسمی بھذا الاسم ولانہ فی السماء احمدؐ فذکر باسمہ السماوی لانہ احمد الناس لربہ لان حمدہ لربہ بما یفتح اللہ علیہ یوم القیامۃ من المحامد قبل شفاعتہ لانہ سابق علی حمدھم للہ تعالیٰ

القول المجید ص۲۶

ترجمہ: وہ (احمد) ہمارے نبی ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ (اسم احمدؐ) ذاتی نام ہے جو صفت سے منقول ہے۔ اور اس صفت میں احتمال ہے کہ وہ مبالغۃً اسم فاعل سے بنی ہو تو پھر معنی یہ ہوگا۔ کہ آپؐ دوسری مخلوق سے اللہ تعالیٰ کی زیادہ حمد و ثنا کرنے والے ہیں اور امام کرخیؒ نے فرمایا اور جب خاص کر آپؐ کا اسم گرامی ذکر فرمایا تو اس لیے کہ انجیل میں آپ اسی نام سے موسوم ہیں اور اسی لیے کہ آپؐ آسمان میں سب سے بڑھ کر تعریف کرنے والے ہیں کیونکہ بروز قیامت شفاعت سے پہلے جب آپ اپنے رب کی حمد و ثنا بیان کریں گے تو اس کے بدولت آپؐ پر بے مثال حمد و ثنا کے الفاظ منکشف ہوں گے۔ کیونکہ آپؐ سب سے اول اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں

امام راغب فرماتے ہیں کہ:۔

وقولہ عزوجل: ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ فاحمد اشارۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم باسمہ و فعلہ تنبیھاً علی انہ کما وجد اسمہ احمد۔ یوجد وھو محمود فی اخلاقہ واحوالہ وخص لفظۃ احمد فیما بشر بہ عیسیٰؑ صلی اللہ علیہ وسلم تنبیھاً علی انہ احمد منہ ومن الذین قبلہ۔ (المفردات ص۱۳۰)

نووی اور سراج الوہاج میں ہے کہ قال ابن فارس وغیرہ وبہ سمی نبینا صلی اللہ علیہ وسلم محمد واحمد۔ الھمہ اللہ ان یسموہ بہ مما علم من جمیل صفاتہ۔

(بحوالہ القول المجید ص۳۶)

قادیانی عقیدہ اور نظریہ

ناظرین کرام! آپ نے مندرجہ بالا قطعی نصوص کی روشنی میں تمام اہل اسلام کا عقیدہ تو معلوم کرلیا۔ اب اس کے برعکس قادیانیوں اور مرزائیوں کا عقیدہ بھی

ملاحظہ فرمائیں۔

قادیانیوں کی دو پارٹیاں ہیں۔ ۱: قادیانی پارٹی۔

۲: لاہوری پارٹی۔

قادیانی پارٹی کے سربراہ حکیم نور الدین، مرزا محمود، مرزا ناصر احمد اور اب مرزا طاہر ہے۔

لاہوری پارٹی کے پہلے سربراہ مولوی محمد علی تھے۔ پھر صدر الدین وغیرہ اور یہ پارٹی بازی مرزا محمود سے استحقاق خلافت کے سلسلہ میں وقوع پذیر ہوئی تھی۔

مرزا غلام احمد قادیانی، بانی قادیانیت اور مسئلہ اسمہٗ احمد۔

حقیقت یہ ہے کہ مرزا صاحب منبع الدجل والاکاذیب ہیں۔ وہ ہر مسئلہ اور ہر بات میں متضاد بیانات دینے کے عادی ہیں۔ ان کی تحریرات سے ہر شخص اپنے مطلب کی منفی یا مثبت چیز نکال سکتا ہے۔ گویا وہ الحاد و زندقہ کے سپر پارٹ کے لیے خام میٹیریل کا سٹور ہیں۔ یا مداری کی پٹاری ہیں۔ جہاں انہوں نے مسئلہ ختم نبوت اور دیگر مسائل میں ذوالوجوہ، مبہم اور غیر واضح دلائل بیانات دیتے ہیں وہاں اس مسئلہ زیر بحث میں بھی وہی دورخی اور دجالانہ روش اختیار کی ہے۔ دو ٹوک انداز میں کسی پہلو کو واضح نہیں بلکہ ملحدانہ طور پر اس کی ٹھوس بنیاد مہیا کر دی جس پر بعد میں آنے والوں خاص کر مرزا محمود نے خوب کھل کر اظہار کیا کہ اسمہٗ احمد کا حقیقی مصداق صرف مرزا قادیانی ہے۔ سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی بھی صورت میں اس کے مصداق نہیں ہو سکتے پھر اس پر کئی عقلی اور نقلی دلائل فراہم کئے۔ جیسا کہ آئندہ مع دلائل و جواب کے آئیں گے۔

لاہوری پارٹی کا عقیدہ

یہ ہے کہ اسمہٗ احمد کے حقیقی مصداق تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ مرزا صاحب ضمنی اور ظلی طور پر اس کے مصداق ہو سکتے ہیں چنانچہ اس سلسلہ میں محمد احسن امروہوی (جو کہ نور الدین کے ہم پلہ پڑھا لکھا گمراہ مرزائی تھا) نے ایک کتاب القول الممجد فی تفسیر اسمہٗ احمد لکھ کر اس مسئلہ کو خوب واضح کر دیا ہے کہ اسمہٗ احمد کے حقیقی مصداق صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں (حوالہ: اس رسالہ میں قرآن و حدیث، تفسیر و فقہ اور صحف سابقہ سے علمی انداز میں بے شمار دلائل جمع کئے جس کے مقابلہ میں مرزا محمود کی تحریرات محض ہذیان اور خرافات کا مجموعہ نظر آتی ہیں کیونکہ وہ حقیقت کے بالکل متناقض اور متخالف ہیں) چنانچہ جواب میں مرزا بشیر احمد مصنف سیرۃ المہدی نے کلمۃ الفصل کا چوتھا اور دوسرے پیشوا مرزا محمود نے اپنی کتاب انوار خلافت کے ص ۱۸ سے ص ۴۹ تک خوب کھل کر قلم چلایا ہے۔ اور تمام حدود شرافت اور انسانیت پامال کر دی ہے۔

مرزا قادیانی کا دجل و فریب

مرزا صاحب نے جن کا پیدائشی نام اور خاندانی نام غلام احمد تھا۔ اپنی شیطانی وحی اور الہام میں بکثرت اسم احمد کا استعمال کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

۱: یا احمد بارک اللہ فیک حقیقۃ الوحی ص ۷۲، البشریٰ ص ۱۲ ج ۱۔ ترجمہ: اے احمد اللہ نے تجھ میں برکت رکھ دی ہے ۲: یا احمد فاضت الرحمۃ علیٰ شفتیک، حقیقۃ الوحی ص ۹۱/۵، البشریٰ ص ۳۶ ج ۱، روحانی خزائن ص ۲۳۰ ج ۱۵ یعنی اے احمد تیرے ہونٹوں پر رحمت جاری ہو گئی ۳: یا احمد اسکن و زوجک الجنۃ حقیقۃ الوحی ص ۷۲ یعنی اے احمد (مرزا) تو اور تمہارے ساتھی جنت میں رہیں۔ ۴: بورکت یا احمد حقیقۃ الوحی ص ۷۵، روحانی خزائن ص ۳۵۳ ج ۱۷، اربعین دوم ص ۷، ۵: بشریٰ لک یا احمدی، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۳، البشریٰ وغیرہ۔ یعنی اے میرے احمد تجھے بشارت ہو۔ ۶: یا احمد یتم اسمک ولا یتم۔ روحانی خزائن ص ۳۵۵ ج ۱۷ ترجمہ اے احمد تیرا نام پورا ہو گا اور نام پورا نہ ہو گا (شاید یہ ملہم صاحب جناب منشی لال یا خیراتی صاحب، ورنہ خداوند قدوس کا نام تو ازل سے لے کر ابد تک پورا اور کامل ہے۔ ۷: انا ارسلنا الی قومہ فاعرضوا وقالوا کذاب اشر۔ کلمۃ الفصل ص ۱۳۸ وغیرہ۔

ایسے ہی کئی مقامات پر مرزا صاحب کھل کر بھی اظہار کر دیتے ہیں۔ ملاحظہ ہو، روحانی خزائن ص ۱۳۸ ج ۱۸، ص ۱۰۳ ج ۸، ص ۱۱۵ ج ۱۸ (حوالہ: ۱۔ خطبہ الہامیہ ص ۳۳، اربعین ص ۱ ج ۴) اور کسی جگہ بات کو گول مول اور الجھا کر پیش کرتے ہیں۔ دیکھئے روحانی خزائن ص ۳۶۳ ج ۸۔ مگر کئی مقامات پر اسمہٗ احمد کا مصداق حقیقی واضح طور پر خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی قرار دیا۔ جیسے مرزا صاحب کی مشہور کتاب ازالہ اوہام ص ۶۷۳ پر لکھا ہے کہ:

مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقط احمد ہی نہیں محمد بھی ہیں۔ ۲: ایسے ہی ایک اشتہار ملحق بر کتاب تریاق القلوب ص ۷ پر ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو نام ہیں۔ ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلم دوسرا احمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ نیز خزائن ص ۵۲۰ ج ۱۵

علاوہ ازیں مرزا صاحب کے بے شمار اشعار ہیں جن میں انہوں نے اسم احمدؐ استعمال کیا ہے۔ نمونہ ملاحظہ ہو۔

۱: شان احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

۲: تا نہ نور احمد آید چارہ گر
کس نمی گیرد نہ تاریکی بدر

۳: برتر از گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح زمان ہے

۴: انبیاء روشن گہر ہستند لیک
ہست احمد زاں ہمہ روشن ترے

۵: زندگی بخش جام احمد ہے
کیا ہی پیارا یہ نام احمدؐ ہے

۶: لاکھوں ہوں انبیاء مگر بخدا
سب سے بڑھ کر مقام احمد ہے

۷: باغ احمدؐ سے ہم نے پھل کھایا
میرا بستان کلام احمدؐ ہے

اس کے علاوہ درثمین نامی کتاب میں اس عنوان کے سینکڑوں اشعار موجود ہیں جن میں اسم گرامی احمدؐ استعمال کیا گیا ہے۔

باقی آئندہ

قادیانی فوج کے اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے تو سانحہ اوجڑی اور نوشہرہ سے بڑھ کر نقصان ہو سکتا ہے

پاک فوج میں موجود سینکڑوں قادیانی افسر امت مسلمہ کیلئے بڑا خطرہ ہیں جنہیں الگ کرنا ضروری ہے۔

لاہور: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری جنرل مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک اخباری بیان میں سانحہ نوشہرہ پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگر قادیانیوں کو پاک فوج کے اعلیٰ عہدوں (جن کی تعداد سینکڑوں ہے) سے الگ نہ کیا گیا تو اوجڑی کیمپ اور نوشہرہ کے سانحہ سے بھی بڑا سانحہ رونما ہو سکتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ جو قومی اسمبلی میں کہا گیا تھا کہ اٹھارہ گریڈ اور اس سے اوپر کے گریڈوں میں پاک فوج میں ۳۲۸ قادیانی افسر موجود ہیں۔ نیز کہوٹہ ایٹمی پلانٹ میں بھی درجنوں سے زائد قادیانی موجود ہیں۔ نیز قادیانی امریکہ، برطانیہ، اسرائیل جیسی استعماری طاقتوں کے ایجنٹ اور جاسوس ہیں۔ جس کا واضح ثبوت اسرائیلی فوج میں قادیانیوں کا سینکڑوں کی تعداد میں ہونا ہے۔ گذشتہ دنوں امریکی قونصلیٹ کا ربوہ جا کر قادیانی لیڈروں سے خفیہ طویل مذاکرات کرنا اور چند روز ہی بعد نوشہرہ کا سانحہ پیش آنا اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ قادیانی لابی امریکہ اور یہودیوں کو خوش کرنے کے لیے بڑے سے بڑا کردار ادا کر سکتی ہے۔

تحریک ختم نبوت کے راہنماؤں نے کہا کہ "مسلم انڈیا دہلی" کے جنوری کے شمارے میں مرزا طاہر احمد ہیڈ آف دی قادیانی نے واضح کہا ہے کہ پاکستان، بنگلہ دیش، ہندوستان کو اکٹھے ہو کر اکھنڈ بھارت بن جانا چاہیے۔ نیز مرزا طاہر نے کہا کہ یہ تقسیم بے راہ رو سیاست دانوں کی وجہ سے ہوئی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں نے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ فوج اور دیگر حساس جگہوں سے قادیانیوں کو فی الفور برطرف کر کے تخریب کاری کا انسداد کیا جائے۔

نیز طاہر احمد کے انٹرویو کا نوٹس لیتے ہوئے مرزائی جماعت کو غیر قانونی قرار دیا جائے۔ اور ان کے اثاثے منجمد کئے جائیں۔

مولانا خدا بخش شجاع آبادی کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ زون کے انچارج اور جامع مسجد محمدیہ ربوہ کے خطیب مولانا خدا بخش شجاع آبادی کے والد محترم حاجی سلطان محمود انتقال فرما گئے۔

اناللہ وانا الیہ راجعون۔

موصوف صوم وصلوٰۃ کے پابند اور علاقہ کی محترم شخصیت تھے نشتر ہسپتال ملتان میں زیر علاج رہے۔ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔

مرحوم کے انتقال کی خبر آناً فاناً پورے علاقہ میں پہنچ گئی۔ مرحوم کی نماز جنازہ جانشین خطیب پاکستان مولانا قاضی عبداللطیف اختر نے پڑھائی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی جنرل سیکرٹری مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے بھی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ جبکہ مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا اللہ وسایا صاحبزادہ طارق محمود، مولانا سید منظور احمد شاہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے علاوہ ربوہ سے بہت سے مسلمانوں نے مولانا کے گھر حاضری دی اور مرحوم کی مغفرت پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں حضرت مولانا خان محمد مدظلہ، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا عبدالرحیم اشعری مولانا عبدالرحمٰن باوا، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک مشترکہ بیان میں مرحوم کے لیے دعا کی کہ خداوند قدوس مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں جگہ دیں۔

اظہار تشکر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ زون کے انچارج مولانا خدا بخش شجاع آبادی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ پاکستان بھر سے جو علماء کرام میرے والد محترم کی وفات پر تعزیت کے لیے تشریف لائے یا خطوط سے تعزیت کا اظہار کیا میں تمام علماء کرام و معززین حضرات کا شکرگزار ہوں کہ انہوں نے تشریف لا کر میرے غم میں شرکت کی اور درخواست کرتا ہوں کہ تمام قارئین میرے مرحوم والد کی مغفرت کے لیے دعا فرمائیں۔

خبریں

اخبار ختم نبوت

محمد انور کا انتقال

جناب محمد انور کراچی والے ہجویری اینڈ کو وہ پنجاب کلاتھ ہاؤس لاہور گذشتہ دنوں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عرصہ دراز سے معاون و مددگار تھے۔ ماہانہ و سالانہ مجلس کی مالی امداد کرتے تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا منظور احمد الحسینی نے مرحوم کی وفات پر دلی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ رب العزت جوار رحمت میں جگہ دیں اور ان کے سیئات سے درگذر فرمائیں۔

سکھیکی (گوجرانوالہ) میں ختم نبوت کانفرنس سے علماء کرام کا خطاب

سکھیکی، سرگودھا لاہور روڈ پر واقع گوجرانوالہ ضلع کا ایک قصبہ ہے جسے ربوہ کے قریب واقع ہونے کی وجہ سے اور علوم اسلامیہ سے ناواقفیت کی وجہ سے قادیانیوں نے حال ہی میں اسے اپنی آماجگاہ بنایا۔ اس چھوٹے سے قصبے کے لیے ربوہ سے دو "مربی" متعین کئے گئے۔ جنہوں نے مسلمانان علاقہ کو اپنے دام تزویر میں پھنسانا شروع کیا۔ کئی ایک پڑھے لکھے نوجوانوں کو روزگار کا لالچ دے کر مغربی جرمنی میں "سیاسی پناہ" کے عنوان سے روزگار دلا رہے ہیں

قادیانی فوج کے اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے تو سانحہ اوجڑی اور نوشہرہ سے بڑھ کر نقصان ہو سکتا ہے

پاک فوج میں موجود سینکڑوں قادیانی افسر امت مسلمہ کیلئے بڑا خطرہ ہیں۔ جنہیں الگ کرنا ضروری ہے۔

لاہور: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری جنرل مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک اخباری بیان میں سانحہ نوشہرہ پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگر قادیانیوں کو پاک فوج کے اعلیٰ عہدوں (جن کی تعداد سینکڑوں ہے) سے الگ نہ کیا گیا تو اوجڑی کیمپ اور نوشہرہ کے سانحہ سے بھی بڑا سانحہ رونما ہو سکتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ جو قومی اسمبلی میں کہا گیا تھا کہ اٹھارہ گریڈ اور اس سے اوپر کے گریڈوں میں پاک فوج میں ۳۲۸ قادیانی افسر موجود ہیں۔ نیز کہوٹہ ایٹمی پلانٹ میں بھی درجن سے زائد قادیانی موجود ہیں۔ نیز قادیانی امریکہ، برطانیہ، اسرائیل جیسی استعماری طاقتوں کے ایجنٹ اور جاسوس ہیں۔ جس کا واضح ثبوت اسرائیلی فوج میں قادیانیوں کا بیکٹروں کی تعداد میں ہونا ہے۔ گذشتہ دنوں امریکی قونصلیٹ کا ربوہ جا کر قادیانی لیڈروں سے خفیہ طویل مذاکرات کرنا اور چند روز ہی بعد نوشہرہ کا سانحہ پیش آنا اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ قادیانی امریکہ اور یہودیوں کو خوش کرنے کے لیے بڑے سے بڑا کردار ادا کر سکتی ہے۔

تحریک ختم نبوت کے راہنماؤں نے کہا کہ "مسلم انڈیا دہلی" کے جنوری کے شمارے میں مرزا طاہر احمد ہیڈ آف دی قادیانی نے واضح کہا ہے کہ پاکستان، بنگلہ دیش، ہندوستان کو اکٹھے ہو کر اکھنڈ بھارت بن جانا چاہیے۔ نیز مرزا طاہر نے کہا کہ یہ تقسیم بے راہ رو سیاست دانوں کی وجہ سے ہوئی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں نے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ فوج اور دیگر حساس جگہوں سے قادیانیوں کو فی الفور برطرف کر کے تخریب کاری کا انسداد کیا جائے۔

نیز طاہر احمد کے انٹرویو کا نوٹس لیتے ہوئے مرزائی جماعت کو غیر قانونی قرار دیا جائے۔ اور ان کے اثاثے منجمد کئے جائیں۔

مولانا خدا بخش شجاع آبادی کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ زون کے انچارج اور جامع مسجد محمدیہ ربوہ کے خطیب مولانا خدا بخش شجاع آبادی کے والد محترم حاجی سلطان محمود انتقال فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

موصوف صوم وصلوٰۃ کے پابند اور علاقہ کی محترم شخصیت تھے نشتر ہسپتال ملتان میں زیر علاج رہے۔ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔

مرحوم کے انتقال کی خبر آناً فاناً پورے علاقہ میں پہنچ گئی مرحوم کی نماز جنازہ جانشین خطیب پاکستان مولانا قاضی عبداللطیف اختر نے پڑھائی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی جنرل سیکرٹری مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے بھی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ جبکہ مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا اللہ وسایا، صاحبزادہ طارق محمود، مولانا سید منظور احمد شاہ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے علاوہ ربوہ سے بہت سے مسلمانوں نے مولانا کے گھر حاضری دی اور مرحوم کی مغفرت پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں حضرت مولانا خان محمد مدظلہ، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا عبدالرحیم اشعری، مولانا عبدالرحمٰن باوا، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک مشترکہ بیان میں مرحوم کے لیے دعا کی کہ خداوند قدوس مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں جگہ دیں۔

اظہار تشکر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ زون کے انچارج مولانا خدا بخش شجاع آبادی نے ایک بیان میں

اخبار ختم نبوت

کہا ہے کہ پاکستان بھر سے جو علماء کرام میرے والد محترم کی وفات پر تعزیت کے لیے تشریف لائے یا خطوط سے تعزیت کا اظہار کیا میں تمام علماء کرام و معززین حضرات کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے تشریف لا کر میرے غم میں شرکت کی اور درخواست کرتا ہوں کہ تمام قارئین میرے مرحوم والد کی مغفرت کے لیے دعا فرمائیں۔

محمد انور کا انتقال

جناب محمد انور کراچی والے ہجویری اینڈ کو ۹ پنجاب کلاتھ ہاؤس لاہور گذشتہ دنوں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عرصہ دراز سے معاون و مددگار تھے۔ ماہانہ و سالانہ مجلس کی مالی امداد کرتے تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا منظور احمد الحسینی نے مرحوم کی وفات پر دلی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ رب العزت جوار رحمت میں جگہ دیں اور ان کے سیئات سے درگذر فرمائیں۔

سکھیکی (گوجرانوالہ) میں ختم نبوت کانفرنس سے علماء کرام کا خطاب

سکھیکی، سرگودھا لاہور روڈ پر واقع گوجرانوالہ ضلع کا ایک قصبہ ہے جسے ربوہ کے قریب واقع ہونے کی وجہ سے اور علوم اسلامیہ سے ناواقفیت کی وجہ سے قادیانیوں نے حال ہی میں اسے اپنی آماجگاہ بنایا۔ اس چھوٹے سے قصبے کے لیے ربوہ سے دو "مربی" متعین کئے گئے۔ جنہوں نے مسلمانان علاقہ کو اپنے دام تزویر میں پھنسانا شروع کیا۔ کئی ایک پڑھے لکھے نوجوانوں کو روزگار کا لالچ دے کر مغربی جرمنی میں "سیاسی پناہ" کے عنوان سے روزگار دلوا رہے ہیں

کے کھلے دشمنوں کا مقابلہ کیا اسی طرح دین کے نام لیواؤں کے فساد فکر و عمل کو بھی برداشت کرنے سے انکار کر دیا کلمہ حق کے اظہار میں نہ تو باطل کی بڑی سے بڑی قوت ان کے مانع رہی اور نہ جابر و سخت گیر حکام کی سختی۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو سولی دینے کے بعد حجاج ان کی والدہ حضرت اسماءؓ کے پاس گیا اور کہا کہ آپ کے صاحبزادے نے خدا کے گھر میں بے دینی اور الحاد پھیلایا۔ جس کی سزا خدا نے اس کو دردناک عذاب کی شکل میں چکھائی۔"

حضرت اسماءؓ نے جواب میں کہا "تم نے جھوٹ کہا وہ بے دین نہیں تھا۔ وہ تو اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا، روزے رکھنے والا تہجد گزار تھا۔"

عصر حاضر کی خواتین کے لیے رسول اللہ کی تعلیمات اور اکابرین خواتین کے ان مثالی کرداروں سے بڑھ کر اور کیا مثال ہو سکتی ہے جس کی روشنی میں وہ اصلاح معاشرہ جیسے عظیم فرض کی بجا آوری میں اپنے کردار کا تعین کر کے انفرادی و اجتماعی طور پر اپنے وقت کو کام میں لائیں۔ اپنے خیالات اپنے اخلاق کو اور طرز عمل کو دین کے تابع کر کے پہلے اپنی شخصی اصلاح کریں کیونکہ شخصی اصلاح کا عمل جتنا مضبوط ہوگا معاشرہ کی درستگی کا عمل اتنا ہی موثر ہوگا۔

کوئی وجہ نہیں کہ اخلاص نیت سے انفرادی و اجتماعی سطح پر کی جانے والی کوششیں بار آور نہ ہوں قوت ایمانی سے اصلاح عمل کا جو بھی بیج بویا جائے گا وہ ایک دن ضرور تن آور درخت کی صورت میں معاشرے پر امن و آشتی کا سایہ پھیلائے گا۔

بقیہ : مسلم عدل گستری

نے اپنی کتابوں کا بستہ منگوایا اور اپنے گھر بھجوا دیا خادم سے کہا کہ سامان اٹھاؤ بغداد چلتے ہیں خدا کی قسم ہم نے بنو عباس سے یہ عہدہ طلب نہیں کیا تھا کہ انہوں نے ہمیں اس کے قبول کرنے پر مجبور کیا تھا اور ہمیں آزادی سے فیصلہ کرنے کی ضمانت دی تھی مگر اب اس کے بعد آزادی ختم ہو گئی اور بغداد روانہ ہو گئے

امیر کو اس کے جاسوسوں نے خبر دی تو حیران و پریشان ہو کر قاضی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور ڈرا کہ اگر خلیفہ مہدی کو واقعہ معلوم ہو گیا تو اس کی خیر نہیں چنانچہ اس نے قاضی صاحب سے اپنی غلطیوں کی معافی مانگی۔ قاضی صاحب نے کہا کہ قیدیوں کو واپس جیل بھجواؤ اور عدالت میں مقدمے کے لیے حاضر ہو تو میں واپس ہوں گا۔ امیر نے حکم کی تعمیل کی اور عدالت میں حاضر ہو گیا۔ قاضی شریک عدالت میں بیٹھے اور دعویدار خاتون کو بلوایا اور کہا کہ دوسرا فریق حاضر ہو گیا ہے۔ امیر نے قاضی صاحب سے کہا کہ اب تو میں حاضر ہو گیا ہوں اس لیے قیدیوں کی رہائی کا حکم صادر کر دیں۔ قاضی صاحب نے سب قیدیوں کو رہا کرنے کا حکم دیا اور امیر سے پوچھا کہ کیا اس عورت کا دعویٰ درست ہے؟ امیر نے کہا ہاں عورت سچی ہے۔ قاضی صاحب: تو جو کچھ آپ نے لیا ہے وہ اسے واپس کر دیں اور جلد اس کی دیوار بنوا دیں امیر نے جواب دیا کہ ہاں میں تعمیل کروں گا۔ قاضی صاحب نے خاتون سے دریافت کیا کہ آیا اور بھی کچھ باقی ہے خاتون نے جواب دیا کہ ہاں فارسی کا گھر اور اس کا ساز و سامان؟ امیر نے کہا کہ وہ واپس کر دوں گا۔ قاضی صاحب نے خاتون سے دریافت کیا، کیا اور بھی کچھ باقی ہے خاتون نے جواب دیا نہیں! اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

قاضی صاحب نے خاتون کو رخصت کیا اور پھر ادب سے کھڑے ہو گئے اور امیر کوفہ کو اپنی نشست پر بٹھایا سلام کیا اور پوچھا کہ آپ کا کوئی حکم ہے؟ امیر نے جواب دیا میں آپ کو کیا حکم دوں گا اور ہنس پڑے۔ قاضی شریک نے فرمایا: محترم! وہ اسلام کا حکم اور شریعت کی تنفیذ کا معاملہ تھا اور اب گورنر کوفہ کے ادب و احترام کا حق ہے گورنر اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے کہا کہ جو خدا کے حکم کی تعظیم کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سامنے اپنی مخلوق کے بڑے بڑوں کو جھکا دیتا ہے اور سرنگوں بنا دیتا ہے۔

بقیہ : اسلام اور تعلیم

یونیورسٹیوں میں اکٹھے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

کیا ہمیں اسلام نے یہی سبق دیا ہے کہ ہم بے حیائی کو عام کریں؟

آج کی نوجوان نسل نے کل ملک و ملت کی باگ ڈور سنبھالنی ہے اگر ملک و ملت کے رہنما ہی اغیار کی اندھا دھند تقلید کرنے والے ہوں تو قوم کی کشتی کیسے کنارے پر ہمکنار ہو سکتی ہے۔

آئیے! ہم اور آپ مل کر یہ پختہ عہد کریں کہ ہم سب اسلام اور معلم کتاب و حکمت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقہ ہائے تعلیم و تدریس سے گلشن انسانیت کے مالی بن کر انسانی ذہنوں کی چمن بندی کر کے دنیائے علم میں بہاروں کا اہتمام کریں گے۔

بقیہ : افغان لڑکی ناہید

ایک مسجد کے سامنے پھینک دیا۔ صبح کی نماز کے لئے نمازی آئے تو انہوں نے لاش دیکھی، علاقے میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ اسکول کھلا اور اس اسکول کی طالبات کو پتہ چلا کہ ناہید کو شہید کر دیا گیا ہے، اس ناہید کو جو ان کی قائد تھی ان کی رہبر تھی وہ بپھرے ہوئے طوفان کی طرح مسجد کی طرف بڑھیں۔ روسی ناہید کو شہید کرتے ہوئے شاید بھول گئے تھے کہ ناہید ہی نہیں افغانستان کی ہر بیٹی اسلام کی بیٹی ہے اور اپنے وطن و دین کے لئے ناہید کی طرح قربان ہونے کا جذبہ رکھتی ہے۔

سب کی آنکھوں میں آنسو تھے اور غصے سے ان کے چہرے سرخ تھے چہرے پر روسیوں کے خلاف شدید نفرت اور جذبہ انتقام صاف عیاں تھا۔ انہوں نے ناہید کی لاش کے خون میں انگلیاں ڈبو کر اس کے نقش قدم پر چلنے کا عہد کیا اور خون سے مسجد کی دیوار پر "آزادی" لکھا۔ اس خون سے جو لکھا ہے بغیر مٹے نہیں سکتا اور لکھ چکنے سے آزادی کا لفظ مزید گہرا ہو جاتا ہے روسی فوج طالبات کا جوش انتقام دیکھ کر خوف زدہ ہو گئی جلوس پر اندھا دھند گولیاں چلنے لگیں۔ طالبات شہید اور زخمی ہو کر گرنے لگیں۔ ہر شہید ہونے والی طالبہ اپنے خون سے آزادی لکھتی جا رہی تھی اور زخمی ہونے والی طالبات آزادی کا نعرہ بلند کرتی جاتی تھیں۔ ۳۲ طالبات شہید ہو گئیں اور ان گنت زخمی لیکن ناہید کے خون سے لکھا ہوا "آزادی" کا لفظ آج بھی موجود ہے اور مسجد کی دیوار کے پاس سے ہر گزرنے والے کو ناہید کا پیغام آزادی دیتا ہے اور افغانوں کو اس وقت تک غلامی کا احساس دلاتا رہے گا جب تک افغانستان آزاد اور افغانستان سے غداروں کا وجود ختم نہیں ہو جاتا۔

FOCUS ON

K.M. SALIM
Rawalpindi

QADIANIS

These
SELF-STYLED AHMADIS
Are
DUALIST-INFIDELS

This Write-up is Dedicated

To the glory of those lucky souls who are
In search of truth and righteousness and

To the wisdom of those comptent men who
Distinguish between right and wrong and

To the prowess of those who brush away
The Fake. and take to. the truth and

To the courage of those who stop at none
Once truth has manifested itself in full

Mirza Ghualm Ahmad Qadiani was an acute patient of Melancholia مالیخولیا and Hyster-malaise مراقیا Medical opinion of Shaikh Ur Raees, Boo Ali Seena, from his world famous book, ' QANOON'.

" Melancholia is that malady in which worries and anxieties take the form of imagined horrors and dreads as opposed to the normal. Its cause is atrabilious temperament which takes away the entire essence of brain, leaving the patient effectually distracted. Or the cause of this malady is extreme heating-up of the liver, called Hyster-Malaise. What happens is that excrements of victuals and intestinal disorders through vapours collected in the liver and humours of the body burn up and take the form of mania. Then black fumes rise from these parts and go towards the head. It is this condition which is called Melancholic- flatulebce, Melancholic-fumigation or Melancholi hyster-malaise."

Medical opinion of Allama Burhan ud Din Nafees from his book: Sharah ul Asbab Wa Alamaat e Amraz e Malikholia

" With some patients this disorder called Melancholia reaches to such limits that he starts to consider himself a Diviner with a knowledge of hidden things. He informs in advance of what is going to happen later.... this disease increases in some patients so much that he thinks himself to have been transformed into an angel."

Medical opinion from same above author

" There is a branch of Melancholia callaed Hyster- mania."

جنت میں
گھر بنائیں

ارشادِ نبویؐ

"جس نے اللہ کیلئے
مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ
اس کا گھر جنت میں بنائینگے۔"

سب سے اچھی
جگہ مسجدیں ہیں
الحدیث

پرانی نمائش چوک پر واقع

"جامع مسجد بابُ الرحمت (ٹرسٹ)

خستہ حالی اور بوسیدہ ہو جانے کی وجہ سے شہید کردی گئی ہے اور اب اس کی ازسرِ نو تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے۔ اہلِ خیر حضرات اس صدقہ جاریہ میں دل و جان سے حصہ لیکر مسجد کی تعمیر کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ اِس وقت نقد رقوم کے علاوہ سیمنٹ، لوہا، بجری، ریت اور متعلقہ تعمیری سامان کی اشد ضرورت ہے۔ جو دوست جس صورت میں بھی تعاون کرنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

نوٹ:- واضح رہے کہ دفترِ ختمِ نبوت بھی اسی مسجد میں واقع ہے۔

جامع مسجد بابُ الرحمت (ٹرسٹ)

پُرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ۳، فون نمبر: ۷۷۸۰۳۳۷

اکاؤنٹ نمبر ۶۷۷۲ الائیڈ بنک بنوری ٹاؤن برانچ